اورادِ رحمانی

اسمائے ربانی کی مکمل تشریح

ننانوے اخلاقِ حسنہ کی تفصیل

تسبیح فاطمہ اور اسمائے حسنیٰ میں تعلق

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

کتب خانہ جمیلی نمبر ۵ گولڈنگ روڈ لا

اورادِ رحمانی
محشّٰے

تسبیح فاطمہ (سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر) کی مکمل تشریح

رشحۂ قلم

حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ
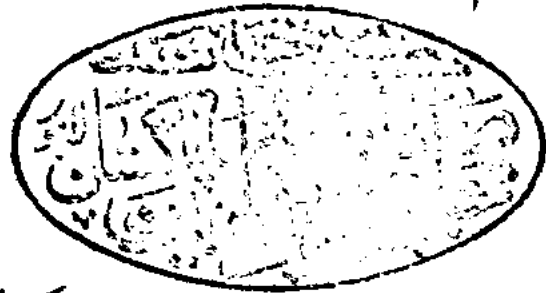
ناشر

کتب خانہ جمیلی ۵۔ گولڈنگ روڈ، لاہور

سلسلہ نمبر: ۷
کتاب: اورادِ رحمانی
مصنف: مولانا اشرف علی تھانوی رح
اشاعت: اپریل ۱۹۶۵ء
طباعت: عکسی رنگین ۱۸×۲۲
قیمت: دو روپے پچاس پیسے
مطبع: کنول آرٹ پریس لاہور
ناشر: کتب خانہ جمیلی ۵ گولڈنگ روڈ، لاہور

عرضِ ناشر

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے مطالعہ سے امراضِ روحانی کا کس قدر علاج ہوتا ہے یہ تو ہر وہ شخص جانتا ہے جس نے ان کتابوں کو پڑھا یا سُنا ہے لیکن بعض مضامین اس قدر مشکل ہوتے ہیں کہ علمی استعداد سے ان کی تشریح نہیں کی جا سکتی صرف وہی شخص ان کی وضاحت کر سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نورِ فہم اور نورِ تقویٰ عطا فرمایا ہو یہ تشریح بلا شُبہ الہامی ہوتی ہے۔ اسمائے حسنیٰ سے ننانوے اخلاق حسنہ کا استنباط، تسبیح فاطمہ کی اس قدر جامعیت کہ صرف تین لفظ ننانوے اسمائے حسنیٰ کا خلاصہ ہیں اور اس کے فضائل پر قرآن شریف کی آیات کو جمع کرنا چالیس احادیث سے فضائل شمار کرنا یہ تمام امور یقیناً اس نورِ فراست سے حل کئے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت حکیم الامت کو عطا فرمایا تھا۔

آیاتِ قرآنی کو جمع کرکے سات پر تقسیم کرکے مناجاتِ مقبول کی طرح سات دن کا ایک بہترین وظیفہ بنا دیا۔ اس کتاب کا حاشیہ حضرت مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہٗ العالی نے تحریر فرمایا ہے جس سے کتاب کی افادیت سہل ترین ہوگئی۔ آیاتِ قرآنی سے جو احزاب ترتیب دی گئی ہیں ان کا ترجمہ کتاب کے آخر میں بطورِ ضمیمہ لگایا گیا ہے۔

فقط خیر اندیش **مشرف علی تھانوی**
ناظم کتب خانہ جمیلی، لاہور

فہرست مضامین اوراد رحمانی محشّٰی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَطْھَرِ الْاَعْدَلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ کُلُّھُمْ اَزْھَرُ وَاَنْوَرُ

امابعد یہ ایک رسالہ ہے فضائل تسبیح و تحمید و تکبیر میں جس کو کئی ماہ ہوئے شروع کیا تھا مگر درمیان میں کچھ عوائق[۵] سفر وغیرہ کے ایسے پیش آئے جس سے اس کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا اب بنام خدا پھر لکھنے بیٹھتا ہوں۔ یا الٰہی اپنے فضل سے اس کو بخیر و خوبی انجام کو پہونچائیو اور مسلمان بھائیوں کے حق میں اس کو نافع بنائیو اور میرے لیئے اس کو ذخیرۂ نجات فرمائیو۔

سبب تصنیف | بنا اسکے آغاز کی ایک نکتہ تھا جس کو مشفق مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب مظفرنگری نے برسبیل تذکرہ بیان کیا تھا۔ خلاصہ اس کا یہ تھا کہ تسبیح[۵] و تحمید و تکبیر کا ایک مشہور طریقہ جو ہے کہ ان کلمات کو تینتیس تینتیس (۳۳) بار پڑھتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے پھر حکیم صاحب ہی نے اپنی طبیعت خدا داد سے یہ نکتہ بیان کیا کہ اسماء حسنیٰ الٰہیہ حسب حدیث مشہور ننانوے (۹۹) ہیں اس عدد کی رعایت میں شاید اشارہ اس طرف ہو کہ ان تین کلموں میں سب معانی اسماء حسنیٰ کے اجمالاً آجاتے ہوں اس لئے دونوں کے اعداد مساوی کردیئے گئے ہوں۔

---

[۵] رکاوٹیں [۵] سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ جو تحریات ناطرہ کہلاتے ہیں کیونکہ حضور نے ان کو بجائے غلام باندی کے دیکھا نہ تھے جب انھوں نے باندی مانگی تھی اور یہ ان سے بہتر ہیں +

اور یہ سب جانتے ہیں کہ نکتوں کی مناسبت محض مظنون ہوتی ہے اگر کوئی صریح دلیل اس کے مخالف نہ ہو تو اس کے مان لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا۔ اس بنا پر میں نے جو اس میں غور کیا تو کلمات ثلثہ کے معانی کا خلاصہ تنزیہ یعنی صفات نقص کی نفی کرنا اور تحمید یعنے صفات کمال کا اثبات کرنا اور تکبیر یعنی صفات جلال کا حکم کرنا معلوم ہوا اور یہی حاصل ہے اسماء آلہیہ کا اس لئے اس نکتہ کو تسلیم کر لیا گیا

پھر حکیم صاحب نے استدعا کی کہ اگر ان کلمات کے کچھ مختصر فضائل قلمبند کر دیئے جاویں تو لوگوں کو دو فائدے ہوں شائقین کو تو یہ نفع ہو کہ ان مختصر کلمات پڑھنے سے گویا تمام اسماء وصفات آلہیہ کے برکات ، انوار و منافع جن کی تحصیل کے لئے بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے ہیں حاصل ہو جاویں گی اور غافلین کو یہ فائدہ ہوگا کہ ان کلمات کی قدر و منزلت و شرف و مرتبت و نعمت جس قدر ہونا چاہیئے ان کی نظر میں اب تک نہیں ہے اس وجہ سے نئے نئے اوراد کا اہتمام ہوتا ہے اور ان کلمات طیبات کی نسبت بعضے بیباختہ کہہ اٹھتے ہیں کہ میاں سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھنے سے کیا ہوتا ہے نعوذ باللہ منہ۔ ان کی نظر کی غلطی ان کے فضائل معلوم کر لینے سے رفع ہو جاوے گی اور وہ لوگ بھی ان کے انوار و اسرار سے مستفید ہوں گے۔

میرے خیال میں بھی یہ دونوں فائدے ضروری معلوم ہوئے اس لئے کتب احادیث میں ان کلمات کی نسبت جو کچھ وارد ہوا ہے اس کو مختصر مختصر لکھا جاتا ہے چونکہ احادیث میں ان کے پڑھنے کے مختلف طریقے آئے ہیں تاکہ امت کو سہولت ہو اور جس قدر جس شخص کو فرصت و وسعت ہو جس طریق کو چاہے اختیار کر لے۔

ترتیب مضامین اس لئے ترتیب مضامین یوں رکھی گئی ہے کہ اول ان طریقوں کو بیان کیا گیا پھر ان کے فضائل خاصہ یا عامہ لکھے گئے اور یہی دو مضمون اصل مقصود کتاب ہیں جن کو دو شعبوں میں لکھا جاوے گا اور تکمیل مقصود کے لئے قبل مقصود ایک مقدمہ ہے جس میں دو جزو ہیں۔ جزو اول میں توضیح نکتہ مذکورہ کی ہے جو اساس[1] تالیف رسالہ کا ہے اور اسی کے ضمن میں تعلق و ارتباط اسماء آلہیہ و

---

[1] بنیاد

کلمات موصوفہ کا بھی مذکور ہے دوسرے جز میں فضائل اجمالی ان کلمات کے قرآن مجید سے مستنبط کئے گئے ہیں اور بعد مقصد ایک خاتمہ ہے جس میں دو حصے ہیں حصہ اول میں ان کلمات کے بعض مواقع استعمال علاوہ طرق مذکور کے احادیث سے لکھے گئے ہیں دوسرے حصہ میں مختصر آداب ذکر کے جن کی رعایت موجب ازدیاد انوار و برکات و معین قبولیت ہے مذکور ہیں۔

حضرات ناظرین سے عرض ہے کہ طرق مذکورہ میں سے جو طریقہ سہل و آسان معلوم ہو اس طریق سے ضرور ان کلمات کا ورد رکھیں گے اور ان کے برکات و فوائد سے متمتع ہوں گے کیونکہ ایسی مشقت قلیل کے ساتھ اس قدر اجر کثیر ملتے ہوئے کو چھوڑ دینا بڑی بے پروائی و بے قدری کی دلیل ہو گی اور یہ بھی اُمید ہے کہ اس رسالہ سے نفع حاصل کر کے اس کاتب الحروف کو اور نیز حکیم صاحب کو جو باعث اس کتابت کے ہوئے دعائے خیر سے گاہ گاہ یاد فرما لیا کریں گے۔

وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْاِعَانَۃِ وَالْھِدَایَۃِ

جزو اول مقدمہ کا نکتہ مذکورہ کی توضیح میں

جاننا چاہیئے کہ یوں تو اسماء الہیہ غیر متناہی ہیں مگر اسماء جامعہ جن میں تمام اسماء کے معانی مندرج ہیں اور جن کے یاد رکھنے پر بشارت دخول جنت کی حدیث صحیح میں وارد ہوئی ہے ننانوے ہیں جن میں

اسمائے الہی کی قسمیں

بعض اسماء تنزیہیہ پر دلالت کرتے ہیں یعنے اس مضمون پر کہ اللہ تعالے سب عیوب سے پاک ہیں جیسے قدوس جس کے معنی ہیں سب عیبوں سے پاک اور سلام جس کے معنے ہیں سب عیوب سے سالم۔ ایسے اسماء کو اسماء تنزیہی کہتے ہیں اور بعض اسماء وجود صفات کمال پر دلالت کرتے ہیں ان کو اسماء ایجابیہ کہتے ہیں۔ پھر وہ دو قسم ہیں ایک وہ جو صفات رحمت و لطف پر دلالت کرتے ہیں جیسے رحمان رحیم ان کو اسماء جمالیہ کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو صفات عظمت و علو پر دلالت کرتے ہیں جیسے قہار کبیر عظیم ان کو اسماء جلالیہ کہتے ہیں۔ اس تقریر پر کل اسماء کی تین قسمیں ہوئیں۔ تنزیہی جمالی جلالی

ان تین جملوں میں اللہ کے سارے نام ہیں

اب سمجھو کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالے سب عیوب سے منزہ و پاک ہیں تو اس میں اشارہ ہوا تمام اسماء تنزیہیہ کی طرف اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے معنی ہیں کہ جمیع صفات کمال اللہ تعالے کے لئے ثابت ہیں یہ اشارہ ہوگیا تمام اسماء

---

[1] بشیار [2] اور گو مختلف روایتوں میں اور اور بھی آتے ہیں کہ خود حضرت مصنف نے کتاب الطرائف والظرائف میں دو سو جمع کئے ہیں مگر ان کے معنی بھی انہی میں درج ہیں [3] پاکی و پاکیزگی
[4] شوتیہ کہ ان میں کمال ثابت ہے۔

ایجابیہ کی طرف خواہ جمالی ہوں یا جلالی اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں اس پر اشارہ ہوگیا تمام اسماء جلالیہ کی طرف اور ہر چند کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں کل اسماء ایجابیہ کی طرف اشارہ تھا مگر چونکہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ میں صرف اسماء جلالیہ کی طرف اشارہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس کا قرین[1] ہے تو بقاعدہ تقابل جو کہ محاورات فصیحہ میں جا بجا اعتبار کیا جاتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں صرف اسماء جمالیہ کی طرف اشارہ کہنا مناسب ہوگا پس اس اعتبار سے اسماء تنزیہیہ تمام گویا سُبْحَانَ اللّٰہِ سے متعلق ہوگئے اور اسماء جمالیہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے اور اسماء جلالیہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سے تو جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا گویا تمام اسماء تنزیہیہ کا اقرار اور ذکر کر لیا اور جس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا گویا تمام اسماء جمالیہ کو پڑھ لیا اور جس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا گویا تمام اسماء جلالیہ کو کہہ گیا۔

ہاں اجمال و تفصیل کا فرق ضرور رہے گا یعنی اُن اسماء کو اگر جُدا جدا پڑھے تو یہ ذکر مفصل ہے اور ان کلمات میں اُن ہی کا ذکر مجمل ہے۔

اجمال میں تفصیل ثواب ملنے کی دلیل

مگر بعض روایات میں غور کرنے سے وسعت رحمت الٰہیہ امید دلاتی ہے کہ اجمال کو بھی تفصیل ہی شمار فرما لیا جاتا ہے چنانچہ ابن حبان اور حاکم کی حدیث میں ہے کہ کسی شخص نے نماز میں یہ کلمات کہے[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَ یَرْضٰی اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ دس فرشتے اس کو لکھنے دوڑے سب چاہتے تھے کہ ہم لکھیں مگر یہ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ کس طرح لکھیں آخر جناب باری تعالیٰ میں رجوع کیا ارشاد ہوا تم صرف یہ الفاظ لکھ لو جو میرے بندہ نے کہے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس شخص نے

---

[1] ساتھی و مقابل [2] تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت بہت پاکیزہ برکت والی جیسے جیسے ہمارے رب پسند کریں اور ان سے راضی ہوں۔

جو کَمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی کہا اور ظاہر ہے کہ حب و رضا و صفات الٰہیہ سے ہیں اور صفات الٰہیہ غیر متناہی ہیں تو گویا اس شخص نے یہ کلمات بعدد غیر متناہی کہے تو ملائکہ نے اس کو بجائے عدد غیر متناہی کے قرار دے کر اس کو بعدد غیر متناہی لکھنا چاہا۔ چونکہ غیر متناہی کا ضبط محال ہے اس لئے لکھنے سے عاجز و حیران ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ اجمال بجائے تفصیل کے اجر و ثواب میں قرار دیا گیا ہے ورنہ محض الفاظ لکھنا تو کچھ بھی دشوار نہ تھا پھر تحیر کی کیا وجہ

دوسری دلیل

اس سے زیادہ صریح دلیل دعویٰ مذکورہ کی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صیغہ سے تسبیح فرمائی ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ اگر عَدَدَ خَلْقِہٖ کہنا بجائے عدد مفصل کے نہیں تو اس لفظ کے بڑھانے کا کوئی نفع نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ عدد خلقہ کہنا ایسا ہی ہے جیسا بقدر شمار تمام مخلوق کے سُبْحَانَ اللّٰہ مکرر کہہ دیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ بعض اعتبار خاص سے مثلاً ثواب ہی میں اجمال و تفصیل ضرور متقارب ہیں گو دوسرے انوار و اسرار میں تفاوت ہو پس اللہ سے امید قوی ہے کہ جس شخص نے ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا اس نے گویا تمام اسماء الٰہیہ پڑھ لیئے اور جس قدر ان کلمات کا زیادہ تکرار ہو گا اُتنی ہی بار گویا اسماء الٰہیہ کا تکرار ہو جاوے گا تو اب ملاحظہ فرمائیے کہ اتنی تھوڑی محنت میں اس قدر بڑی دولت کا ملنا کیا تھوڑی بات ہے۔

---

[۱] جیسے پسند کریں اور اس سے راضی ہوں [۲] بے شمار کسی حد پر ختم نہ ہونے والی [۳] بے حد و شمار کے لکھنے سے عاجز ہونے پر جب ہی الفاظ لکھنے کو فرمایا تو یہ اجمالی لفظ اس تفصیل کی جگہ اور ثواب میں برابر قرار دیئے گئے۔ [۴] میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی تعداد کے موافق [۵] مخلوقات کی تعداد کے موافق

[۶] کہ جتنی مخلوقات ہیں ایک ایک کر کے ان سب کی برابر

۳۳ بار کیوں ہیں

اب سمجھنا چاہیئے کہ ہرچند کہ بمقتضائے تقریر مذکور ان کلمات کا ایک ایک بار کہہ لینا بھی بجائے نو دو نہ (۹۹) نام پڑھ لینے کے ہے خود ان کلمات کو ننانوے کرنے کی ضرورت نہیں مگر چونکہ اجمال و تفصیل میں بعض انوار و اسرار کے اعتبار سے ضرور تفاوت رہتا ہے اس لیئے اگر ان کلمات کا عدد بھی ننانوے کر لیا جاوے تو اس تفاوت کا تدارک مَعَ شَیْئٍ زَائِد[1] ہو جاوے وجہ زائد ہونے کی تقریر مذکور سے ظاہر ہے کہ جب ان مجموعہ کلمات ثلثہ کا ایک ایک بار کہنا بجائے ننانوے کے ہے جیسا مذکور ہوا تو جب ننانوے بار کہا تو بجائے اس کے ہے کہ گویا کل نو دو نہ نام تینتیس[2] بار کہہ گیا اور ظاہر ہے کہ ایک اور تینتیس[3] میں تبتیس[4] کا فرق ہے اس حساب سے یہ زیادتی تبتیس گونہ ہوئی یعنی جو اجر نو دو نہ نام کو ایک بار پڑھنے سے ملتا ان کلمات ثلثہ کو تینتیس تینتیس بار پڑھنے سے اس سے تبتیس حصہ زیادہ ثواب ملنے کی توقع ہو سکتی ہے[5] وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

کس کس نام کو کس جملہ سے تعلق ہے

اور علاوہ تضاعف[6] مذکور کے یہ سہولت بھی ہے کہ نو دو نہ نام ہر ایک کو یاد نہیں ہوتے اور یہ کلمات چونکہ کل تین ہی ہیں ہر شخص کو یاد ہو سکتے ہیں سبحان اللہ کیا رحمت ہے عمل کتنا قلیل سہولت کس درجہ اور اجر کس قدر کثیر

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو تعلق درمیان اسماء الہیہ اور کلمات موصوفہ کے اجمالاً مذکور ہو چکا ہے اسکی تفصیل بتلانے کے لیئے اسماء الہیہ کو تمامہا[7] مع ترجمہ لکھ دیا جاوے اور ہر نام کا تعلق جس کلمہ سے مظنون ہے اس کو جدا جدا دکھلا دیا جاوے۔

---

[1] کچھ زائد چیز کے ساتھ [2] ۹۹ × ۳۳ . تو کل ۳۲۶۷ کی جگہ ہوا اور ظاہری مطابقت کے لیئے لفظ سب ۹۹ ہوئے [5] اور اللہ تعالے جس کے لیے چاہینگے ثواب بہت گنا کر دیں گے وہ تو وسعت والے اور علم والے ہیں [6] بہت گنا ہونے کے [7] کل کر

ہر چند کہ اس بنا پر مناسب یہ تھا کہ اول ایک کلمہ کے متعلق اسماء کو جمع کیا جاتا پھر دوسرے کلمے سے جو اسماء تعلق رکھتے ہیں ان کو پھر تیسرے کلمہ کے تعلق والے اسمأ کو۔ مگر اس میں ترتیب اسماء کی فوت ہو جاتی ہے اس لئے سُبْحَانَ اللّٰہ کو عدد اول اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو عدد ثانی اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کو عدد ثالث قرار دے کر جس اسم کا تعلق جس کلمہ سے تھا اس اسم کے نیچے اُسی عدد کا ہندسہ یعنی ۱ یا ۲ یا ۳ بنا دیا جس سے تعیین تعلق کی بھی ہو گئی اور ترتیب اسماء کی بھی محفوظ رہی تاکہ اگر کوئی شخص اسماء شریفہ کی تلاوت کرنے لگے تو بے ترتیب تلاوت نہ ہو۔

اسماء الٰہیہ حسب روایت ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و ابن حبان رحمہم اللہ تعالےٰ

هُوَ اللّٰهُ وہ اللہ	اَلَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ ایسا ہے کہ کوئی معبود حق نہیں سوا اس کے بڑا مہربان		اَلرَّحِیْمُ نہایت رحم والا
اَلْمَلِکُ بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ سب عیبوں سے پاک	اَلسَّلَامُ ہر آفت سے سالم	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا
اَلْمُهَيْمِنُ حفاظت کرنے والا	اَلْعَزِیْزُ غلبہ والا	اَلْجَبَّارُ درستی کرنیوالا یا حکم کرنیوالا	اَلْمُتَکَبِّرُ بڑائی والا
اَلْخَالِقُ پیدا کرنے والا	اَلْبَارِئُ ٹھیک بنانے والا	اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ بڑے گناہ بخشنے والا
اَلْقَهَّارُ غالب مخلوقات پر	اَلْوَهَّابُ بلا عوض دینے والا	اَلرَّزَّاقُ رزق دینے والا	اَلْفَتَّاحُ کھولنے والا یعنی دروازے رحمت اور علم کے

لہ اور اگر کسی اسم کا تعلق دو کلموں سے ہو تو دونوں کا ہندسہ اس کے نیچے بنا دیا ہے یہ ہندسہ لفظ کے نیچے اور معنے کے اوپر ہے اور اگر دو معنی ہوں گے تو ہر معنی کے اوپر اس کے تعلق والے کلمہ کا ہندسہ ہوگا اگر دونوں معنے ایک ہی کلمہ سے تعلق رکھتے ہوں تو ایک ہندسہ ہوگا اور لفظ کے اوپر جو ہے وہ صرف اسماء الٰہیہ کا نمبر شمار ہے۔

۲۰ اَلْعَلِیْمُ بہت علم والا	۲۱ اَلْقَابِضُ سمیٹنے والا	۲۲ اَلْبَاسِطُ پھیلانے والا	۲۳ اَلْخَافِضُ پست کرنے والا
۲۴ اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	۲۵ اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا	۲۶ اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	۲۷ اَلسَّمِیْعُ بہت سننے والا
۲۸ اَلْبَصِیْرُ بہت دیکھنے والا	۲۹ اَلْحَکَمُ فیصلہ کرنے والا	۳۰ اَلْعَدْلُ بہت انصاف والا	۳۱ اَللَّطِیْفُ پوشیدہ چیز کا جاننے والا یا مہربان
۳۲ اَلْخَبِیْرُ خبر رکھنے والا	۳۳ اَلْحَلِیْمُ بردبار	۳۴ اَلْعَظِیْمُ بہت بڑی شان والا	۳۵ اَلْغَفُوْرُ بہت گناہ بخشنے والا
۳۶ اَلشَّکُوْرُ قدردان	۳۷ اَلْعَلِیُّ سب سے برتر	۳۸ اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا	۳۹ اَلْحَفِیْظُ بہت حفاظت کرنیوالا
۴۰ اَلْمُقِیْتُ قوت والا یا روزی پہنچانے والا	۴۱ اَلْحَسِیْبُ کافی یا حساب لینے والا	۴۲ اَلْجَلِیْلُ بزرگی والا	۴۳ اَلْکَرِیْمُ کرم والا
۴۴ اَلرَّقِیْبُ نگہبان	۴۵ اَلْمُجِیْبُ دعا قبول کرنے والا	۴۶ اَلْوَاسِعُ گنجائش والا	۴۷ اَلْحَکِیْمُ حکمت والا
۴۸ اَلْوَدُوْدُ محبت والا	۴۹ اَلْمَجِیْدُ بزرگی والا	۵۰ اَلْبَاعِثُ پیغمبر بھیجنے والا یا مردہ کو زندہ کرنے والا	۵۱ اَلشَّہِیْدُ حاضر
۵۲ اَلْحَقُّ سچا	۵۳ اَلْوَکِیْلُ کارساز	۵۴ اَلْقَوِیُّ زورآور	۵۵ اَلْمَتِیْنُ مضبوط
۵۶ اَلْوَلِیُّ مدد کرنیوالا یا تصرف والا	۵۷ اَلْحَمِیْدُ تعریف والا	۵۸ اَلْمُحْصِیْ احاطہ کرنے والا	۵۹ اَلْمُبْدِئُ ابتداً پیدا کرنے والا
۶۰ اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنے والا	۶۱ اَلْمُحْیِیْ زندہ کرنے والا	۶۲ اَلْمُمِیْتُ موت دینے والا	۶۳ اَلْحَیُّ زندہ

۶۴ اَلْقَیُّوْمُ قائم رہنے والا یا قائم رکھنے والا	۶۵ اَلْوَاجِدُ تونگری والا	۶۶ اَلْمَاجِدُ بزرگی والا	۶۷ اَلْوَاحِدُ یکتا صفات والا
۶۸ اَلْاَحَدُ یگانہ ذات والا	۶۹ اَلصَّمَدُ سب کا مقصود	۷۰ اَلْقَادِرُ قدرت والا	۷۱ اَلْمُقْتَدِرُ قدرت کاملہ ظاہر کرنیوالا
۷۲ اَلْمُقَدِّمُ بڑھانے والا	۷۳ اَلْمُؤَخِّرُ ہٹانے والا	۷۴ اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا	۷۵ اَلْاٰخِرُ سب سے پچھلا
۷۶ اَلظَّاهِرُ کھلا ہوا اپنی صفات سے	۷۷ اَلْبَاطِنُ چھپا ہوا اپنی ذات سے	۷۸ اَلْوَالِیْ مالک	۷۹ اَلْمُتَعَالِیْ بہت برتر
۸۰ اَلْبَرُّ محسن	۸۱ اَلتَّوَّابُ رحمت سے متوجہ ہونیوالا	۸۲ اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والا	۸۳ اَلْعَفُوُّ بہت معاف کرنیوالا
۸۴ اَلرَّؤُفُ بہت مہربان	۸۵ مَالِكُ الْمُلْكِ مالک بادشاہی کا	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جلال والا اور اکرام والا	۸۶ اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا
۸۷ اَلْجَامِعُ اکٹھا کرنے والا	۸۸ اَلْغَنِیُّ خود غنی	۸۹ اَلْمُغْنِیْ دوسروں کو غنی کرنیوالا	۹۰ اَلْمَانِعُ نہ دینے والا کسی مصلحت سے
۹۱ اَلضَّارُّ ضرر پیدا کرنے والا	۹۲ اَلنَّافِعُ نفع دینے والا	۹۳ اَلنُّوْرُ ظہور والا	۹۴ اَلْهَادِیْ ہدایت کرنے والا
۹۵ اَلْبَدِیْعُ ایجاد کرنیوالا یا بے مثل	۹۶ اَلْبَاقِیْ سب سے پیچھے رہنے والا	۹۷ اَلْوَارِثُ سب کا وارث	۹۸ اَلرَّشِیْدُ مصلحت بتلانے والا

۹۹ اَلصَّبُوْرُ تحمل والا

اس فہرست سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ منجملہ ننانوے اسمائے الٰہیہ کے پانچ اسم تنزیہی ہیں پس وہ سبحان اللہ سے متعلق ہوئے اور ارسٹھ جمالی صرف وہ الحمد للہ سے متعلق ہوئے اور اکیس جلالی وہ صرف وہ اللہ اکبر کے متعلق ٹھہرے اور پانچ

مشترک بین الجلالی والجمالی وہ الحمد للہ اور اللہ اکبر دونوں کے متعلق ہونے۔

اسمائے تنزیہی کے پانچ ہونے کی حکمت

نکتہ :- اسمائے تنزیہی کے پانچ ہونے میں یہ نکتہ ہوسکتا ہے

کہ تنزیہ کے معنے ہیں نقائص کی نفی کرنا اور نقائص پانچ قسم کے ہوتے ہیں ایک یہ کہ اُس ناقص میں بالفعل کوئی عیب ہو۔ دوسرے یہ کہ بالفعل گو کوئی عیب نہ ہو سب کمال ہی کمال ہو مگر یہ اُس کمال میں کسی غیر کا محتاج ہو۔ سوم یہ کہ احتیاج سے بھی قطع نظر ہو مگر اس کمال میں دوسرے سے گھٹا ہوا ہو۔ چہارم یہ کہ کسی سے واقع میں بالفعل گھٹا ہوا نہ ہو مگر بوجہ احتمال اس امر کے کہ شاید کوئی مجھ سے بڑھا ہوا موجود ہو یا آئندہ بڑھ جاوے دعوے فوقیت کا نہ کرسکتا ہو بلکہ اپنے کو گھٹا ہوا ظاہر کرنا پڑتا ہو۔ پنجم یہ کہ ان سب امور سے قطع نظر کی جاوے مگر اس کمال کا اس میں بقا نہ ہو پس اسم قدوس نے قسم اول کی نفی کردی اور غنی نے قسم دوم کی اور علی نے قسم سوم کی اور متعالی نے قسم چہارم کی اور سلام نے قسم پنجم کی

جمالی و جلالی کے کم زیادہ ہونے کی حکمت

اور اسماء جمالیہ کا اسماء جلالیہ سے تقریباً سہ چند ہونا اشارہ ہے طرف مضمون سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ کے یعنے اللہ تعالیٰ کا ارشاد حدیث قدسی میں ہے کہ میری رحمت بڑھی ہوئی ہے میرے غضب پر جسنے کہ جو نام لطف و رحمت پر دلالت کرتے ہیں وہ عدد میں بھی زیادہ ہیں۔ اُن ناموں سے جو ہیبت و عظمت پہ دلالت کرتے ہیں باقی سہ چند ہونے کی تخصیص۔ وجہ

ف اسم اللہ کے اشتراک کی وجہ تو یہ ہے کہ اس کے معنی میں مفہوم استجماع جمیع صفات کا یعنی تمام صفتوں کا جامع ہونا معتبر ہے اور جبار[۱] اور حسیب[۲] اور ولی[۵] کا اشتراک بوجہ اختلاف تفسیر کے ہے چنانچہ ترجمہ میں اسکی طرف اشارہ ہے اور مالک الملک[۵] (زمع ذو الجلال والاکرام) کا اشتراک اس لئے ہے کہ یہ مجموعہ ہے دو اسم کا جن میں ایک جلالی ہے دوسرا جمالی فافہم ۱۲ منہ قدس سرہ [۲] دوسرے کا محتاج ہونا [۳] جلالی ۲۱ اور جمالی اس کے تین گنے سے بھی پانچ زائد کل ۶۸ ہیں ۔

اس کی یہ ہو سکتی ہے۔ اس عالم میں ہونا۔ اس عالم میں آنا۔ اس عالم سے جانا اور رحمت تینوں موقعوں پر ہوتی ہے اور قہر صرف تیسری حالت میں ان لوگوں کی شرارت و فساد پر تو سہ چند ہونا عدد کا اشارہ اس نکتہ کی طرف ہو سکتا ہے اور سہ چند سے پانچ زائد ہونا اشارہ ہو سکتا ہے۔ رحمت کی پانچ قسموں کی طرف جو اصل اقسام ہیں اور باقی انہیں کی فروع۔ قسم اول متعلق ہونا ارادہ الٰہی کا وجود مخلوق کے ساتھ۔ قسم دوم وجود عطا فرمانا قسم سوم اس وجود کا باقی رکھنا قسم چہارم آخرت میں دوبارہ وجود عطا فرمانا۔ پنجم ہمیشہ اس وجود کا باقی رکھنا۔

جمالی و جلالی کے مشترک کی حکمت

اور بعض اسماء کے مشترک[۱] ہونے میں یہ نکتہ نکل سکتا ہے کہ اس میں گویا اشارہ ہے کہ اگر کبھی ہمارا غضب اور قہر بھی ظاہر ہوتا ہے تو وہ بھی رحمت[۲] لطف سے ملا ہوا ہوتا ہے قہر محض نہیں ہوتا اور واقع میں بھی اسی طرح ہے کیونکہ قہر کے لیئے آخر وجود کی تو ضرورت یقینی ہے اور وجود باعتبار اپنی ذات و حقیقت کے رحمت ہی ہے گو کسی عارض سے مقترن[۲] بالقہر ہو جاوے۔

مشترکہ اسمائے کے پانچ ہونے کی حکمت

رہا ان اسمآء[۳] کا پانچ ہی ہونا ممکن ہے کہ اس طرف اشارہ ہو کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا فعل موجب ہمارے لطف کا ہے اور ان کا ترک موجب ہمارے قہر کا یعنے وہ چیزیں دو دو پہلو رکھتی ہیں۔ ایک لطف کا مرتبہ فعل میں دوسرا قہر کا مرتبہ ترک میں اور وہ ارکان پنج گانہ اسلام کے ہیں۔ اس لئے پانچ اسموں کو بھی دونوں پہلو یعنی لطف و قہر میں مشترک رکھا۔ واللہ تعالےٰ اعلم باسرار اسماءٔ الحسنے وانوار صفاتہ العلیٰ۔

---

[۱] جلالی و جمالی میں [۲] کیونکہ گنا کفر کی وجہ سے قہر و غضب سے ملا ہوا ہو
[۳] جلالی و جمالی مشترک کا

فائدہ غریبہ[1]

صحیحین و دیگر سنن میں ان اسماء لطیفہ شریفہ مقدسہ مطہرہ کے باب میں وارد ہے مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنے جس نے ان کو جمع کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا اور علماء حدیث نے احصاء اور جمع کے مراد میں کلام کیا ہے کہ کیا مطلب ہے بعض نے کہا ہے کہ جمع کرلیا اپنے اعتقاد میں یعنے سب پر ایمان لایا اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا حافظہ میں یعنے ازبر یاد کرلیا اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا عمل میں یعنی ان اسماء کے مقتضا کے موافق عمل کیا اور ان صفات کے ساتھ تخلق[2] اختیار کیا چونکہ حدیث میں سب معانی کا احتمال ہے اس لئے مومن راغب فی الخیر[3] کو لازم ہے کہ تینوں دولتیں حاصل کرے یعنی ان سب پر ایمان بھی لاوے، اور الحمد للہ تعالیٰ کہ یہ دولت سب کو حاصل ہے اور ان کو ازبر بھی کرلے اور یہ بھی چنداں دشوار نہیں اور ان کے مقتضا کے موافق اپنے اخلاق بھی درست کرے اس میں کسی قدر توجہ اور کوشش درکار ہے۔

کس کس اسم مبارک سے کن اخلاق کی درستی کا اشارہ ہے

چونکہ ہر اسم سے جداگانہ تخلق ہے اس لئے ہم اُن اخلاق کو گنتے دیتے ہیں اور ان پر ہندسے لگائے دیتے ہیں جو ہندسہ اخلاق کا اسماء موصوفہ کے بالائی ہندسہ سے ملتا ہو سمجھ لو کہ یہ خلق اس اسم سے ماخوذ ہے۔

---

[1] غریبہ ایک لفظ مشترک ہے جس کے دو معنے ہیں عجیب اور اجنبی اس لفظ کے اختیار کرنے میں دونوں معنے کی طرف اشارہ ہے۔ اس فائدہ کا عجیب ہونا تو ظاہر ہے اور اجنبی ہونا اس وجہ سے کہ مقصود رسالہ میں اسکو کوئی دخل نہیں مگر تتمیم فائدہ کے لئے لکھ دیا کہ اصلاح نفس میں کام آسے ۱۲ منہ قدس سرہ

[2] خلق و عادت بنالیا اور بعض نے انکو قرآن شریف سے نکالنا کہا ہے اس لئے وہ آیتیں بھی درج کی جائینگی جہاں جہاں یہ ہیں

[3] خیر و نیکی میں رغبت رکھنے والے مسلمان کو

بجز ذات پاک کے کسی کی طرف التفات نہ کرے۔ بندگانِ خدا پر رحم کرے۔ اپنے نفس پر حکومت رکھے۔ ماسوا سے پاک ہو جاوے۔ گناہ اور اخلاقِ ذمیمہ سے سالم رہے۔ لوگوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے امن میں رکھے۔ اپنے ظاہر و باطن کو معاصی اور اوصافِ ذمیمہ سے محفوظ رکھے۔ اپنے نفس پر غالب رہے۔ کمالات حاصل کر کے اپنا جبرِ نقصان کرے۔ دنیا و مافیہا کو حقیر سمجھے۔ اپنے نفس میں کمالات اور علوم حقہ پیدا کرے۔ لوگوں کی لغزشیں معاف کرتا رہے۔ نفس و شیطان کو مقہور رکھے۔ جان و مال اللہ کے راہ میں بے دریغ خرچ کرے۔ اپنے اہل و عیال اور طالبین کو نان و نفقہ و علوم دیتا رہے۔ علم اور نفع کا دروازہ بند نہ کرے۔ نزاع و تکرار والوں کا فیصلہ کر دیا کرے۔ علم نافع حاصل کرے۔ جب نفس سرکشی کرنے لگے اس پر تنگی کرے۔ جب وہ سیدھا ہو جاوے فراخی کرے۔ ناحق کو پست اور حق کو بلند رکھے۔ نیکوں کو معزز اور بدوں کو ذلیل رکھے۔ اچھی باتیں سنے۔ مشروع چیزوں کو دیکھے۔ اپنا اور دوسروں کا فیصلہ کرتا رہے۔ عدل و استقامت کی رعایت رکھے۔ نرمی اختیار کرے۔ نفس کی چالوں پر نظر رکھے۔ بردباری اختیار کرے۔ طلبِ دین میں بڑی ہمت رکھے۔ لوگوں کی خطائیں معاف کر دے۔ نعمت پر شکر ادا کرے۔ اہلِ دنیا کے رو برو پست نہ ہو۔ حدودِ شرع کی محافظت رکھے۔ بھوکوں کو کھلائے لوگوں کے حوائج میں کھڑا ہو جائے۔ اپنے نفس کا حساب کرتا رہے۔ صفاتِ کمال سے اپنے اندر بزرگی پیدا کرے۔ صفاتِ کرم اختیار کرے۔ نفس و شیطان کی دیکھ بھال رکھے کہ غالب نہ ہونے پاویں۔ احکامِ الٰہیہ قبول کرے۔ لوگوں پر معاملات میں تنگی نہ کرے۔ حکمت کی باتیں حاصل کرے۔ دینداروں سے محبت رکھے۔ اخلاق درست کر کے بزرگی حاصل کرے۔ اپنے قلب کو زندہ کرے۔ امورِ خیر میں حاضر رہے۔ امرِ حق میں کوشش کرے۔ لوگوں کے کام بنا دیا کرے۔ دین میں قوی اور مضبوط رہے۔ دین کی حمایت کرے۔ تعریف کے قابل بنے۔ اپنے اعمال یاد رکھے۔ نیک کام میں ابتدا کرے۔ نیک کام بار بار کرتا رہے۔ اپنے

قلب کو زندہ اور نفس کو مُردہ بنا دے۔ حیات ابدی حاصل کرے۔ طاعات میں قائم رہے۔ ما سوی اللہ سے غنی رہے۔ تحصیل کمالات سے بزرگی حاصل کرے۔ کمالات عبودیت میں یکتا اور یگانہ ہو جاوے۔ کمالات دنیویہ میں مرجع خلق بنے۔ نفسانی خواہشوں پر قابو یافتہ رہے۔ طاعات میں بڑھا رہے۔ معاصی سے ہٹا رہے۔ دین میں سب سے آگے اور دنیا میں سب سے پیچھے رہے۔ اپنے ظاہر کو شریعت سے آراستہ اور باطن کو حقیقت سے پیراستہ رکھے۔ اپنے نفس کا مالک رہے۔ نفس و شیطان پر چڑھا رہے۔ مخلوق کے ساتھ احسان کرتا رہے۔ لوگوں کے عذر قبول کر لیا کرے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے بدلہ لینے میں رعایت نہ کرے۔ لوگوں کی خطائیں عفو کرتا رہے۔ لوگوں پر مہربان رہے۔ اپنے ملک وجود پر حکمران رہے۔ اہل دین کا اجلال و اکرام کرتا رہے۔ انصاف کرتا رہے۔ کمالات علمیہ و عملیہ کو جمع کرے۔ خود اہل دنیا سے غنی رہے۔ اہل حاجت کو غنی کر دے۔ غیر مشروع موقع پر داد و دہش نہ کرے۔ دشمنانِ دین کو ضرر اور مطیعانِ حق کو نفع پہنچا دے۔ نورِ ایمان و معرفت حاصل کرے۔ اہلِ ضلالت و جہالت کو ہدایت کرتا رہے۔ نیک راہیں نکالتا رہے۔ اطاعت میں بے نظیر بن جاوے۔ ایسا عمل کرے جس کا نفع بعد موت بھی باقی رہے۔ علوم دین میں انبیاء کی میراث حاصل کرے۔ مصلحت کی باتیں لوگوں کو بتلاتا رہے۔ شدائد میں تحمل کرے فقط

یا الٰہی ہم نالائقوں کو اپنے اسماء مبارکہ کے فیوض و برکات و انوار و اسرار و اخلاق و آثار نصیب فرمائیے۔ آمین

دوسرا جزو مقدمہ کا ان کلمات کے اجمالی فضائل میں جو قرآن مجید سے مستنبط ہوتے ہیں

قرآن مجید میں سرسری نظر کرنے سے سات قسم کی فضیلتیں ان کلمات کی ثابت ہوتی ہیں۔

فضیلت اول: بہت آیات میں اللہ تعالےٰ نے خود اپنی تسبیح و تحمید و تکبیر فرمائی۔

فضیلت دوم: حضرات انبیاء علیہم السلام کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

فضیلت سوم: حضرات ملائکہ علیہم السلام کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

فضیلت چہارم: اہل جنت و اہل محشر کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

فضیلت پنجم: عام مخلوقات آسمان و زمین وجبال وطیور اور جو کچھ درمیان زمین و آسمان کے موجودات ہیں اُن کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

فضیلت ششم: تسبیح و تحمید کرنے والے کی تعریف فرمائی۔

فضیلت ہفتم: تسبیح و تحمید و تکبیر کرنے کا اپنے خاص اور عام بندوں کو حکم فرمایا۔

اب ہم ساتوں مضمون کی آیات جہانتک | **اسمائے حسنیٰ کے لئے ساتوں دنوں کے وظیفے**

اجمالی نظر میں مستحضر ہیں پتہ وار بترتیب تبلاتے ہیں تاکہ یہ دعوئے تقسیم بے دلیل نہ رہے اور اگر کوئی شائق ایک ایک قسم کے آیتوں کو ایک ایک روز پڑھ لیا کرے تو ایک نفیس اور سلیس اور جدید و مفید ہفتہ واری وظیفہ اور حزب ہو سکتا ہے جس کو ہفتہ سے شروع کر کے جمعہ کے روز ختم کرنا مناسب ہوگا۔ اسی لئے ان اقسام کو احزاب کے عنوان سے لکھا جاتا ہے۔

حزب[1] اوّل روز شنبہ (ہفتہ)

(الم بقرہ) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ ط (والمحصنٰت نساء)
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ (لا یحب اللّٰہ نساء) سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ
وَلَدٌ م (واذا سمعوا انعام) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط (واذا سمعوا انعام) فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (واذا سمعوا انعام) وَخَرَقُوْا لَهٗ
بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ (واعلموا توبہ)
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (ایضاً) وَرِضْوَانٌ مِّنَ
اللّٰهِ اَكْبَرُ ط (یعتذرون یونس) سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (ایضاً) قَالُوا
اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ط هُوَ الْغَنِيُّ ط (ربما نحل) اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (ایضاً)
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ (ایضاً) هَلْ
يَسْتَوٗنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (سبحٰن الذی
بنی اسرائیل) سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (ایضاً) سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ
عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ (سبحان الذی کہف) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ
الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ (قال الم اقل لک مریم) مَا كَانَ لِلّٰهِ
اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ ط (اقترب انبیاء) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ (ایضاً) وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا
سُبْحٰنَهٗ ط بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ (امن خلق قصص) وَلَهُ الْحَمْدُ

[1] ان احزاب کا ترجمہ کتاب کے اختتام پر ضمیمہ میں ملاحظہ ہو۔ صـ۶۱ پر

فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ (۲۱ اتل ما عنکبوت)
وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ (۲۱ اتل ما روم) وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَعَشِيًّا (ایضاً) هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۲۲ ومن یقنت سبا) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۚ وَهُوَ
الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ (ایضاً) وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝ (۲۲ ومن یقنت فاطر)
الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي
أَجْنِحَةٍ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ (۲۳ وما لی یٰس) سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ
الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝
(ایضاً) فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ
(۲۳ وما لی صٰفّٰت) سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ (ایضاً) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
(وما لی زمر) سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (۲۴ فمن اظلم زمر) وَمَا
قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝
(۲۴ فمن اظلم مومن) فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝ (ایضاً) هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ
إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
(۲۵ الیہ یرد زخرف) سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
يَصِفُونَ ۝ (۲۵ الیہ یرد جاثیہ) فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (۲۷ قال فما خطبکم طور و قد سمع اللہ حشر) سُبْحَانَ اللَّهِ
عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

حزب دوم روز یک شنبہ (اتوار)

(واذا سمعوا ۷ مائدہ) قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ط (قال الملاء ۹ الذین اعراف) فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (وما ابرئ ۱۳ ابراہیم) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ (اقترب ۱۷ انبیاء) فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (قد افلح ۱۸ مؤمنون) فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (وقال ۱۹ الذین نمل) وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (ومالی ۲۳ صفت) فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

حزب سوم روز دوشنبہ (پیر)

(الم ۱ بقرہ) وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط (قال الملأ ۹ الذین اعراف) اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۵ (وما ابرئ ۱۳ رعد) وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ط (اقترب ۱۷ انبیاء) يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ (ومن یقنت ۲۲ سبا) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ط (وما لی ۲۳ صفت) وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۵ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۵ (فمن اظلم ۲۴ زمر) وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۵ (فمن ۲۴ اظلم مومن) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ (فمن اظلم ۲۴ سجدہ) فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۵ (الیہ یرد ۲۵ شوری) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

حزب چہارم روز سہ شنبہ (منگل)

(و۸ والنا اعراف) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ۚ (یعتذرون یونس) دَعْوٰهُمْ فِيهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ (سبحٰن الذی بنی اسرائیل) يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّونَ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۝ (ومن یقنت فاطر) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۚ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝ (فمن اظلم زمر) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ۝

حزب پنجم روز چہارشنبہ (بدھ)

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ٥ (اقترب انبیا) وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ط وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ٥ (قد افلح نور) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ط كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ٥ (قد افلح فرقان) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ (ومالی ص) اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ط كُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ ٥ (قال فما خطبکم حدید) يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ (قد سمع اللہ حشر وصف) سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ (آخر حشر) يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ (قد سمع اللہ جمعہ) يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ٥ (قد سمع اللہ تغابن) يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥

حزب ششم روز پنجشنبہ (جمعرات)

(ربّنا ۴ وا آل عمران) سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞ (یعتذرون ۱۱ توبہ)

التَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ (سبحٰن ۱۵ الذی بنی اسرائیل)

وَيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۞ (قد افلح ۱۸ نور)

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۞ (اتل ما ۲۱ سجدہ) اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (تبارک الذی ۲۹ ن)

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۞

حزب ہفتم روز (جمعہ)

(فاتحہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الم بقرہ) وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ (تلک الرسل آل عمران) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ (واذا سمعوا انعام) قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ (وما ابرئ نفسی یوسف) وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (ربما حجر) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ (سبحٰن الذی بنی اسرائیل) قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (ایضاً) وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ (قال الم طٰہٰ) فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ (قد افلح نور) سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ (وقال الذین فرقان) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ (وقال الذین نمل) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ (امن خلق نمل) وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ (اتل ما عنکبوت) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ (اتل ما روم) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ (اتل لقمن) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (ومن یقنت احزاب) وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ (فمن اظلم مؤمن) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ (الیہ یرد زخرف) وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝

(حم فصلت) وَنُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ (حم ق) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ
وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ (قال فما خطبكم طور) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ
وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ (قال فما خطبكم واقعہ) فَسَبِّحْ
بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ (تبارک الذی) اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝
(حاقہ) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ (مدثر) وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (دہر)
وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ (عم اعلیٰ)
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (عم نصر) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

اطلاع بعد جمع کرنے ان آیات کے ایک کتاب مسمی بجواہر القرآن نظر سے گذری جس میں تسبیحات و تحمیدات جدا جدا جمع کی گئی ہیں۔ قلت فرصت سے مطابق کرنے کی نوبت نہیں آئی امید غالب ہے کہ تطبیق[1] کے وقت اس کتاب میں یہ آیات کچھ زیادہ نکلیں گی۔

تتمہ[2] چونکہ قرآن مجید میں جابجا نماز کا ذکر اور فضیلت اور حکم وارد ہے اور بہت جگہ اس کو تسبیح و تحمید سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس لئے نماز سے ان کلمات کی فضیلت ثابت کرنا واقع میں مضمون ہذا یعنی قرآن مجید سے فضائل ثابت کرنے کا تتمہ اور تکملہ ہوگا۔ سو نماز سے بھی ان کلمات کی فضیلت تین طور پر ثابت ہے اوّل اس طرح کہ قرآن مجید میں جابجا نماز کو الفاظ تسبیح و تحمید سے تعبیر فرمایا ہے[3]۔ پس جس قدر نماز کی فضیلت ثابت کی جاوے گی۔ اس میں یہ

---

[1] دونوں کو ملا کر دیکھنے [2] مضمون کو پورا کرنے والی بات

[3] کما قال اللہ تعالیٰ فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا وفسبحن اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون وغیرہا من الایات الکثیرۃ کما لایخفی علی اہل العلم ۱۲ منہ

یہ کلمات بھی شریک ہوں گے۔ دوسرے اس طرح کہ نماز کی وضع و ہیئت عجیب طور پر واقع ہوئی ہے کہ گویا وہ جمیع اجزا انہاں کلمات کے دائرہ اور احاطہ میں آئی ہوئی ہے۔ جس سے نماز میں بھی ان کلمات کا مہتم بالشان ہونا واضح ہوتا ہے۔

نماز اور تسبیحات فاطمہ

اب ملاحظہ فرمائیے کہ نماز کے سرے پر اول تکبیر ہے کیونکہ اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے پھر تسبیح یعنی سبحٰنک اللّٰھُمَّ پڑھتے ہیں پھر تحمید یعنی سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں پس یہ ایک دورہ ان کلمات کا ختم ہوا اب دوسرا دورہ اسی ترتیب سے شروع ہوتا ہے یعنی اول تکبیر کیونکہ رکوع میں اللہ اکبر کہہ کر جاتے ہیں پھر تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہتے ہیں پھر تحمید یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کا اور ربنا لک الحمد دونوں میں یہ مضمون موجود ہے یہ دوسرا دورہ ہوا اب تیسرا لیجئے یعنی اول تکبیر کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاتے ہیں پھر تسبیح کہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے ہیں پھر تحمید[1] یعنے کھڑے ہو کر الحمد شروع کرتے ہیں، اسی طرح دوسری رکعت میں یہ دورہ چلا جاتا ہے۔ جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھتے ہیں ہر چند کہ اس مقام پر ظاہر میں تحمید نہیں ہے مگر فی الواقع التحیات بھی مرادف تحمید ہی ہے غرض تمام نماز میں یہ ترتیب ان دَورن کی ملحوظ و محفوظ رہتی ہے واللہ اعلم باسرار احکامہ۔ تیسری اس طرح کہ منجملہ اقسام نماز کے ایک قسم ہے۔ خاص تسبیح و تحمید و تکبیر کے تکرار کی غرض سے مقرر ہوئی ہے جس کو صلوٰۃ التسبیح کہتے ہیں اور اس کا طریق اور فضیلت مشہور و معروف ہے اور خاتمہ میں مذکور بھی ہے۔ بحمد اللہ تعالےٰ مقدمہ سے فراغت ہوئی۔

---

[1] البتہ درمیان میں ایک تکبیر فاصل ہے مگر وہ فصل بالاجنبی نہیں ہے ۱۲ منہ

شعبہ اول مقصود کا۔ تسبیح و تحمید و تکبیر کے مختلف اور متعدد طریقوں کے بیان میں

طریق اول [1] سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سو مرتبہ صبح کے وقت اور سو مرتبہ شام کے وقت۔ روایت کیا اس کو مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم اور ابن حبان اور ابو عوانہ نے

طریق دوم [2] سُبْحَانَ اللهِ صبح و شام سو سو بار [3] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صبح و شام سو سو بار [4] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ صبح و شام سو سو بار [5] اَللهُ اَكْبَرُ صبح و شام سو سو بار۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے

طریق سوم [6] سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سو سو بار ہر روز۔ روایت کیا اس کو مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ابی شیبہ نے۔

طریق چہارم سُبْحَانَ اللهِ تینتیس ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس ۳۳ بار اَللهُ اَكْبَرُ چونتیس بار۔ جب سونے کا ارادہ کرے۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن حبان نے حضرت علیؓ سے

طریق پنجم اَللهُ اَكْبَرُ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار سُبْحَانَ اللهِ دس بار اَسْتَغْفِرُ اللهَ [7] الخ دس بار۔ جس وقت تہجد کے لئے اُٹھے

---

[1] پاک ہیں اللہ تعالیٰ جو عظمت والے ہیں اور میں ان کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان کی حمد کے ساتھ

[2] پاک ہیں اللہ تعالیٰ ہر برائی سے [3] سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

[4] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں [5] اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑے ہیں۔

[6] پاک ہیں اللہ تعالیٰ اور میں پاکی بیان کرتا ہوں ان کی حمد کے ساتھ۔ [7] یعنی پورا استغفار

۱۲ منہ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے حضرت عائشہ رضؓ سے۔

طریق ششم سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس[۳۳] بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس[۳۳] بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ تینتیس[۳۴] بار بعد ہر نماز[۱] کے روایت کیا اس کو بخاری و مسلم و نسائی نے حضرت ابوہریرہؓ سے۔

طریق ہفتم سُبْحَانَ اللّٰهِ گیارہ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ گیارہ بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ گیارہ بار بعد ہر نماز کے روایت کیا اس کو مسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے

طریق ہشتم سُبْحَانَ اللّٰهِ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ دس بار بعد ہر نماز کے روایت کیا اس کو بخاری نے حضرت ابوہریرہؓ سے

طریق نہم سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ تینتیس بار لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[۲] ایک بار بعد ہر نماز کے روایت کیا اس کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابوہریرہؓ سے

طریق دہم سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ چونتیس بار بعد ہر نماز کے روایت کیا اس کو مسلم اور ترمذی

---

[۱] مراد فرض نماز ہے اسی طرح جہاں اس طرح وارد ہوا ہے یہی مراد ہے ۱۲ منہ اور سنتیں فرضوں کے تابع ہیں لہذا جہاں سنتیں ہیں وہاں سنتوں کے بعد پڑھیں ورنہ فرضوں کے بعد [۲] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں انہی کا ہے ملک انہی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔

اور نسائی نے حضرت کعب بن عجرہؓ سے

طریق یازدہم سُبْحَانَ اللهِ سو بار اَللهُ اَكْبَرُ سو بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار بعد ہر نماز کے روایت کیا اس کو نسائی نے

طریق دوازدہم سُبْحَانَ اللهِ پچیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پچیس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پچیس بار اَللهُ اَكْبَرُ پچیس بار بعد ہر نماز کے روایت کیا اس کو نسائیؒ اور ابن حبان اور حاکم نے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے

طریق سیزدہم سُبْحَانَ اللهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار اَللهُ اَكْبَرُ چونتیس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دس بار بعد ہر نماز کے روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے حضرت ابن عباسؓ سے

طریق چہاردہم سُبْحَانَ اللهِ سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار اَللهُ اَكْبَرُ سو بار (بلا تعیین وقت) روایت کیا اس کو نسائیؒ اور ابن ماجہ اور حاکم اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے۔

طریق پانزدہم سُبْحَانَ اللهِ سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار اَللهُ اَكْبَرُ سو بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ایک بار بعد ہر نماز کے روایت کیا اس کو امام احمدؒ نے حضرت ابوذرؓ سے موقوفاً۔

طریق شانزدہم سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

لہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں نہ کوئی حرکت ہے نہ قوت بغیر ان کی مدد کے لہ پاک ہیں آپ کے رب عزت کے رب ان تمام باتوں سے . جو لوگ

(بقیہ صفحہ ۳۴ پر)

بعد ہر نماز کے روایت کیا اسکو ابو یعلی نے حضرت ابو سعید خدری سے۔

طریق ہفدہم سُبْحَانَ اللهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس بار۔ یا تینوں تینتیس بار یا دو کو تینتیس بار اور ایک کو چونتیس بار جس کو چاہے بوقت سونے کے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی اور ابن حبان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

ف یہ رفع تکان اور ازدیاد قوت کے لئے مجرب ہے۔

طریق ہشتدہم سُبْحَانَ اللهِ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار بعد ہر نماز کے اور سُبْحَانَ اللهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس بار سونے کے وقت روایت کیا اس کو احمد نے حضرت ابن عمر سے

طریق نوزدہم اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار سُبْحَانَ اللهِ دس بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ[1] دس بار (بلا تعیین وقت) روایت کیا اس کو طبرانی نے حضرت ابو امامہ سے

طریق بستم سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ بکثرت (بلا تعداد) روایت کیا اس کو طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے

نکتہ

طرق مذکورہ میں سے اکثر طریقوں میں مختلف اعتبارات سے اسماء آلہیہ کے عدد کی رعایت کی گئی ہے جس سے نکتہ مرقومہ خطبہ کی کہ بناء پر تالیف ہذا ہے تائید

(بقیہ صفحہ ۳۳ سے آگے) کہتے ہیں اور سلام ہو سب رسولوں پر اور سب تعریف اللہ تعالے کے لئے ہے جو سب جہانوں کے رب ہیں۔

[1] اے اللہ مجھے بخش دیجئے۔

ہوتی ہے جہاں ننانوے[۹۹] کے عدد کی رعایت ہے اُس میں کوئی کلام ہی نہیں اور جہاں سو کا عدد مرعی[۱] ہے اس کی توجیہ یہ ہے کہ اسماء آلہیہ جو ننانوے ہیں ہر چند کہ مشہور یہ ہے کہ مع اسم ذات کے ننانوے ہیں مگر چونکہ کہیں حدیث میں اول و ثانی و ثالث کی قید سے ان کو شمار نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ صرف اسماء صفات ننانوے ہوں اور اسم ذات[۲] کو کہ جامع جمیع اسماء ہے مثل مسمےٰ کے قرار دے کر ننانوے سے جُداگانہ دکھایا گیا ہو اور مالک الملک کو ایک اسم اور ذوالجلال والاکرام کو ایک اسم ٹھہرا کر عدد ننانوے کا پورا کر دیا جاوے پس اس صورت میں مع اسم ذات کے اسماء آلہیہ سو ہوں گے سو چونکہ اس تعداد میں دونوں احتمال ہیں اس لئے بعض طرق میں ایک احتمال معتبر کیا گیا اور بعض طرق میں دوسرا احتمال منظور نظر ہُوا۔ چنانچہ طریق اول میں ایک ہی کلمہ میں کہ جامع تسبیح و تحمید ہے اور بنظر مرادف ہونے عظیم و کبیر کے تکبیر بھی اس کلمہ میں داخل ہے سو کا عدد صراحتہً مذکور ہے۔ طریق دوم میں بھی تینوں کلمات سو سو بار ہیں۔ طریق سوم میں بھی یہ عدد مصرح ہے۔ طریق چہارم میں دو کلمہ تینتیس تینتیس بار ایک چونتیس بار ہے جس کا مجموعہ سو ہوتا ہے۔ طریق پنجم میں دس کا عدد دیا گیا ہے جو ثواب میں حسب قاعدہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا سو کے برابر ہے[۳] طریق ششم میں تینوں کلمات تینتیس تینتیس بار ہیں کہ مجموعہ ان کا ننانوے ہے۔ طریق ہفتم میں اول ایک تمہید سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ ہر چند کہ یہ کلمات ثلاثہ اپنے اپنے خاص معنی کے لئے موضوع ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ اُن معانی میں

---

[۱] ملحوظ و رعایت کیا ہُوا۔ [۲] لفظ اللہ جس میں کسی صفت کے معنے کا لحاظ نہیں صرف ذات کے لئے ہے مگر وہ ذات جو تمام عمدہ صفتوں کی جامع ہے۔ اس لئے تمام صفتی نام بھی اس میں آ گئے کہ سب صفتیں آ چکی ہیں۔

[۳] جو لائے گا ایک نیکی تو اس کے لئے اس سے دس گونا ہے۔ ۱۰×۱۰ = ۱۰۰

باہم تلازم[1] ضرور ہے مثلاً جب عیوب کی نفی کی جاوے گی تو اثبات کمالات لازم ہے کیونکہ خلو[2] عن الکمالات بھی ایک عیب ہے اور اس کی نفی مسلم ہو چکی ہے اسی طرح بالعکس[3] جیسا کہ ظاہر ہے پھر ان دونوں معنی کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ موصوف کمالات میں سب سے بڑا ہو ورنہ دوسرے شخص کا اس کے برابر یا اس سے افضل ہونا یہ بھی ایک نقصان اور عیب ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ تسبیح مستلزم[4] تحمید و تکبیر ہے اور تحمید مستلزم تسبیح و تکبیر اور تکبیر مستلزم تسبیح و تحمید اب سمجھو[5] کہ اسی بنا پر اگر کسی نے سبحان اللہ کہا تو گویا الحمد للہ اور اللہ اکبر بھی کہا علیٰ ہذا ان دونوں کلموں کا کہنا بھی باقی کلمات کا کہنا ہے پس سبحان اللہ گیارہ بار کہنے سے الحمد للہ اور اللہ اکبر بھی گیارہ گیارہ بار ہو گیا اور الحمد للہ میں وہ دونوں گیارہ بار کہہ لئے اور اللہ اکبر میں باقی دونوں آ گئے تو اس حساب سے گویا ہر کلمہ تینتیس بار کہا پس مجموعہ ننانوے ہو گئے۔[6] فافہم حق الفہم۔ طریق ہشتم میں مثل[7] طریق پنجم کے تقریر ہے۔ طریق نہم میں کلمات ثلثہ کا مجموعہ ننانوے ہے اور لا الہ الا اللہ الخ کو ملا کر سو کا عدد پورا ہوتا ہے۔ طریق دہم میں مثل طریق چہارم[8] کے ہے۔ طریق یازدہم مثل طریق دوم[9] کے ہے۔ طریق دوازدہم میں چار کلمے پچیس پچیس بار ہیں جن کا مجموعہ سو ہوتا ہے۔ طریق سیزدہم مثل چہاردہم[10] کے ہے۔ طریق چہاردہم مثل[11] دوم و یازدہم کے ہے۔ اسی طرح

---

[1] ایک دوسرے کے لئے لازم [2] کمالات سے خالی ہونا [3] اس کا اُلٹا کہ جب کوئی کمال ثابت کیا جائے گا تو اسکی ضد کی اور خود اس کے ذمہ ہونے کی نفی لازمی ہے جو عیب تھے [4] لازم رکھنے والی [5] سمجھ لو جیسے کہ سمجھنے کا حق ہے [6] ایک کا دس گونا ہونا [7] ۳۳ - ۳۳ - ۳۴ کل سو [8] کل ننو ننو [9] یہاں عبارت میں سہو معلوم ہوتا ہے مثل چہارم و پنجم ہونا چاہئے کیونکہ تین کلمے کا مجموعہ سو مثل چہارم کے ہے اور چوتھا کلمہ دس مثل پنجم کے دس گونا ہو کر سو ہے [10] سو سو

طریق پانزدہم بھی[1] اور طریق ہفدہم دائر درمیان ننانوے اور سو کے ہے۔ طریق ہشدہم مثل پنجم[2] اور ہشتم کے ہے باعتبار ایک وقت کے اور مثل چہارم[3] دوہم وسیزدہم کے ہے باعتبار ایک وقت کے۔ طریق نوزدہم مثل طریق پنجم[4] اور ہشتم کے ہے۔

لطیفہ

اتفاقی امر ہے کہ بیان طرق مذکورہ اور وجوہ فضائل اور احوال استعمال کلمات ثلاثہ کے باب میں (جوکہ آئندہ مذکور ہوں گے) جو احادیث وارد ہیں ان میں بھی عدد سو کا محفوظ رہا کیونکہ بیس تو طریقے ہیں اور چالیس چالیس فضائل اور احوال سب مجموعہ سو ہو گیا اور نیز جو آیات فضیلت کلمات ثلثہ میں مقدمہ کے جزو دوم میں جمع ہوئی ہیں وہاں بھی یہ عدد تقریباً باقی رہا کیونکہ کسور[5] حساب میں نہیں آتیں۔

---

[1] تین کلمے سو سو مگر چوتھا کلمہ صرف ایک بار ہے جو اسم ذات کے ایک ہونے کے مشابہ ہے [2] تین کلمے دس دس بار دس گونا ہوکر سو سو بار ہوئے مثل پنجم اور ہشتم کے۔

[3] باقی تین کلمے ۳۳ - ۳۳ - ۳۴ کل سو [4] دس گونا ہوکر سو سو

[5] اکائیاں وغیرہ

شعبہ دوم مقصود کا ان کلمات کے تفصیلی فضائل کے بیان میں جو احادیث میں وارد ہیں

حدیث اوّل کسی اعرابی نے حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا کلام سکھلا دیجیئے جس کو میں ہمیشہ معمول رکھوں آپ نے ارشاد فرمایا یوں کہا کر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ۔ روایت کیا مسلم نے ۔

حدیث دوم ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک بار کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ[۲] اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص اس کلمہ کو دس بار کہے اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص اس کو سو بار کہے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو زیادہ کہے اللہ تعالیٰ اس کو اور زیادہ ثواب دیتے ہیں روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے

---

[۱] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں یکتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بہت ہی بڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی سب تعریفیں ہیں بہت بہت۔ اور اللہ تعالیٰ بالکل پاک ہیں جو سب جہانوں کے رب ہیں نہ کوئی حرکت ہو سکتی ہے نہ قوت ہے سوائے اللہ کی مدد کے جو غلبہ والے حکمت والے ہیں اے اللہ مجھے بخش دیجیئے اور مجھ پر رحم فرمایئے اور مجھے ہدایت دیجیئے اور رزق دیجیئے۔

[۲] بالکل پاک ہیں اللہ تعالیٰ میں پاکی بیان کرتا ہوں حمد کے ساتھ

حدیث سوم جو شخص اس کلمہ کو یعنے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ[1] کو ہر روز سو بار کہے معاف کئے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ سمندر کے کف[2] کی برابر ہوں۔ روایت کیا اس کو ابوعوانہ نے۔

حدیث چہارم یہ کلمہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمام کلمات سے زیادہ محبوب ہے روایت کیا اس کو مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ابی شیبہ نے۔

حدیث پنجم اور یہ کلمہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سب کلاموں سے افضل ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے انتخاب فرمایا ہے روایت کیا اس کو مسلم اور ابوعوانہ نے۔

حدیث ششم اور یہ کلمہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ایسا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو تلایا تھا پس بلاشک یہ کلمہ صلوٰۃ ہے مخلوقات کی اور تسبیح بھی مخلوقات کی اور اسی کی بدولت رزق ملتا ہے مخلوقات کو روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے۔

حدیث ہفتم جو شخص اس کلمہ کو یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کو کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے روایت کیا اسکو بزار نے۔

حدیث ہشتم اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام یہ ہے سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ[3] روایت کیا اس کو ابوعوانہ نے۔

حدیث نہم جو شخص کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ[4] اس کے لئے ایک درخت جنت میں جم آتا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد نے۔

---

[1] ..... [2] جھاگ [3] بالکل پاک ہے میرا رب میں پاکی بیان کرتا ہوں ان کی حمد کے ساتھ
[4] بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ جو عظمت والے ہیں۔

حدیث دہم جو شخص کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ لگا دیا جاتا ہے اس کے لئے ایک درخت جنت میں، روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ابی شیبہ نے۔

حدیث یازدہم دو کلمے ہیں جو کہ زبان پر تو بہت ہلکے ہیں اور میزان عمل میں بہت بھاری ہیں اور رحمان کو بہت پیارے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے۔

حدیث دوازدہم جو شخص ان دو کلموں یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کے ساتھ یہ بھی ملالے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اس کے کہنے کے ساتھ ہی لکھ لئے جاتے ہیں پھر جا کر عرش میں لٹک جاتے ہیں اور کوئی گناہ بھی ان کے پڑھنے والے سے ہو جاوے مگر ان کلمات کو محو نہیں کرسکتا۔ یہانتک کہ ملے گا یہ شخص اللہ تعالےٰ سے اور ان کلمات پر اسی طرح مہر لگی ہوئی ہوگی روایت کیا اس کو بزار نے۔

حدیث سیزدہم ایک بار صبح کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جویریہؓ کو جانماز پر تسبیح میں مشغول چھوڑ کر باہر تشریف لے گئے پھر چاشت کے وقت جب واپس تشریف لائے تو پھر ان کو بیٹھا دیکھا اور دریافت فرمایا کہ جب سے تم اسی طرح بیٹھی ہو. انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس سے جاکر چار کلمے تین بار کہے ہیں اگر تمہارے

لہ بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ جو عظمت والے ہیں میں ان کی پاکی بیان کرتا ہوں ان کی حمد کے ساتھ ۔ ٹہ بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ میں پاکی بیان کرتا ہوں ان کی حمد کے ساتھ بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ جو عظمت والے ہیں ۔ ٹہ میں بخشش مانگتا ہوں اللہ تعالےٰ سے جو عظمت والے ہیں اور انہی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

اس تمام وظیفہ سے ان کو وزن کیا جاوے تو وہ کلمات وزن میں زیادہ نکلیں وہ کلمات یہ ہیں۔ [1] سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ روایت کیا اس کو مسلم اور ابوعوانہ اور اصحاب سنن اربعہ نے اور ایک روایت میں یہ کلمات اس طرح آئے ہیں [2] سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ روایت کیا اس کو مسلم اور نسائی اور ابن ابی شیبہ اور ابوعوانہ نے اور ایک روایت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بھی اسی طرح آیا ہے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ روایت کیا اس کو نسائی نے اور ایک روایت میں اس طرح آیا ہے [3] سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ روایت کیا اس کو نسائی نے۔

حدیث چہاردہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بی بی کے یہاں تشریف لائے اور ان کے روبرو گٹھلیاں [4] یا کنکریاں جمع تھیں

---

[1] بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ میں پاکی بیان کرتا ہوں ان کی حمد کے ساتھ اور ان کی ذات کی مرضی کے موافق ان کے عرش کے وزن اور ان کے کلمات کی سیاہی کے برابر

[2] بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ میں پاکی بیان کرتا ہوں ان کی مخلوق کی تعداد کے موافق۔ بالکل پاک ہیں اللہ تعالیٰ میں پاکی بیان کرتا ہوں ان کی ذات کی مرضی کے موافق۔ بالکل پاک ہیں اللہ تعالیٰ میں پاکی بیان کرتا ہوں ان کے عرش کے وزن کے برابر۔ بالکل پاک ہیں اللہ تعالیٰ میں پاکی بیان کرتا ہوں انکے کلمات کی سیاہی کی بقدر [3] بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ اور میں پاکی بیان کرتا ہوں ان کی حمد کے ساتھ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں برحق نہیں اور اللہ تعالےٰ سب سے بڑے ہیں ساری مخلوق کی تعداد کے موافق ان کی ذات کی مرضی کے موافق ان کے عرش کے وزن اور کلمات کی سیاہی کے موافق [4] یہ حدیث اصل ہے تسبیح متعارف رکھنے کی کیونکہ گٹھلیوں اور دوسرے دانوں میں کوئی وجہ فرق نہیں ۱۲ منہ قدس سرہ

اور وہ اُن پر سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایسی چیز تم کو تبلادوں جو اس سے آسان اور افضل ہو پھر یہ تبلایا[1] سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خُلِقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خُلِقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے

فائدہ یہ جو اس روایت میں آیا ہے وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ الخ اس میں دو احتمال ہیں ایک تو یہ کہ یہ کلمہ اسی طرح پڑھا جاوے دوسرے یہ کہ جس طرح سبحان اللہ کے ساتھ عَدَدَ مَا خُلِقَ فِی السَّمَآءِ وغیرہ لگا ہوا ہے اسی طرح اللہ اکبر کے ساتھ بھی وہی عبارتیں ملائی جاویں اور یہی دو احتمال الحمد للہ میں اور لا الہ الا اللہ میں اور لاحول میں بھی ہیں فقط اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہؓ کے پاس تشریف لائے اور ان کے رُو برو چار ہزار گٹھلیاں جمع تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے ارشاد

---

[1] بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ میں پاکی بیان کرتا ہوں ان سب چیزوں کی تعداد کے موافق جو آسمان میں پیدا کی گئی ہیں اور پاکی بیان کرتا ہوں ان سب چیزوں کی تعداد کے موافق جو زمین میں پیدا کی گئی ہیں اور پاکی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے موافق جو زمین و آسمان کے درمیان ہیں اور پاکی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے موافق جن کو اللہ تعالےٰ پیدا کرنے والے ہیں اور اللہ تعالےٰ سب سے بڑے ہیں اسی قدر تعداد کے موافق اور تمام تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اسی قدر تعداد کے موافق اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اسی تعداد کے موافق اور نہ کوئی حرکت ہے نہ کوئی قوت سوائے ان کی امداد کے اسی تعداد کے موافق۔

فرمایا کہ جب سے میں تمہارے پاس آکر کھڑا ہؤا ہوں اتنی دیر میں میں نے تم سے زیادہ تسبیح پڑھ لی انہوں نے عرض کیا مجھے بھی سکھلا دیجئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ اِلٰی اٰخِرِہٖ جس طرح ابھی اوپر کی حدیث میں گذرا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور حاکم نے۔

حدیث پانزدہم آپ نے حضرت ابوالدرداءؓ سے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو رات کو دن سے ملا کر اور دن کو رات سے ملا کر ذکر کرنے سے بھی افضل ہو[1] سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ

---

[1] بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ میں پاکی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے موافق جن کو انہوں نے پیدا کیا ہے اور پاکی بیان کرتا ہوں ساری مخلوقات کے بھر دینے کے برابر اور پاکی بیان کرتا ہوں ہر ہر چیز کی تعداد کے موافق اور پاکی بیان کرتا ہوں ہر ہر چیز کے بھر دینے کے برابر اور پاکی بیان کرتا ہوں ان باتوں کی تعداد کے موافق جن کو اللہ تعالےٰ کی کتاب مشتمل ہے اور پاکی بیان کرتا ہوں ان سب چیزوں کے بھرنے کی برابر جن کو ان کی کتاب مشتمل ہے اور تمام تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے ان چیزوں کی تعداد کے موافق جو انہوں نے پیدا کی ہیں اور تعریف ہے ہر اس چیز کے بھرنے کے موافق جو انہوں نے پیدا کی ہے اور تعریف ہے ہر شے کی تعداد کے موافق اور تعریف ہر ہر شے کے بھر دینے کے موافق اور تعریف ہے ان چیزوں کی تعداد کے موافق جن کو اللہ کی کتاب مشتمل ہے اور تعریف ہے ان چیزوں کے بھرنے کے موافق جن کو اللہ کی کتاب مشتمل ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَآ اَحْصٰی کِتَابُہٗ روایت کیا اسکو بزار اور طبرانی نے

حدیث شانزدہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو امامہؓ سے فرمایا۔ میں تم کو ایسی چیز کی خبر دوں جو تمہارے شب و روز کے ذکر کرنے سے افضل ہو اس طرح کہا کرو سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَآ اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَآ اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِکَ[1] روایت کیا اس کو نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے اور اسی طرح طبرانی نے بھی روایت کیا مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں سُبحان اللہ کی جگہ الحمد للہ آیا ہے۔ پھر یوں فرمایا کہ اسی طرح سبحان اللہ کہو یعنے پہلے الحمد للہ کے ساتھ وہ تمام عبارتیں ملاؤ اور پھر سبحان اللہ کے ساتھ سارے الفاظ کہو اور اللہ اکبر اس طرح کہو اور احمد نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے مگر اس میں اللہ اکبر نہیں ہے۔

حدیث ہفدہم سب کلاموں میں افضل یہ ہے[2] سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ روایت کیا اس کو طبرانی نے۔

حدیث ہشدہم سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بھر دیتی ہیں اُس خلا کو جو مابین آسمان اور زمین کے ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بھر دیتا ہے میزان عمل کو روایت کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے۔

حدیث نوزدہم سب کلاموں میں زیادہ محبوب اللہ تعالےٰ کے نزدیک چار کلمے ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا

---

[1] مثل ذلک میں وہی دونوں احتمال ہیں جو اوپر حدیث چہاردہم میں مذکور ہوئے ۱۲ منہ رح

[2] بالکل پاک ہے میرا رب میں پاکی بیان کرتا ہوں ان کی حمد کے ساتھ

اَللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ جس کلمہ سے چاہو شروع کرو کچھ مضائقہ نہیں روایت کیا اس کو مسلم اور ترمذی نے۔

حدیث بستم یہ چاروں کلمے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر بعد قرآن مجید کے سب کلاموں سے افضل ہیں اور یہ بھی قرآن ہی سے ہیں روایت کیا اس کو احمد نے۔

حدیث بست ویکم جو شخص ان چاروں کلموں کو پڑھے یعنے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہر حرف کے عوض اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں روایت کیا اس کو طبرانی نے۔

حدیث بست ودوم ارشاد فرمایا کہ ان چاروں کلموں کا کہنا مجھ کو تمام عالم سے زیادہ محبوب ہے روایت کیا اس کو مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ابی شیبہ اور ابو عوانہ نے۔

حدیث بست وسوم بلاشک جنت ستھری زمین والی شیریں پانی والی ہے اور وہ صاف میدان ہے اور اس کے درخت یہ کلمات ہیں روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

حدیث بست وچہارم لگایا جاوے گا تمہارے واسطے ہر کلمہ کے عوض ایک درخت جنت میں روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے اوسط میں۔

حدیث بست وپنجم حاصل کرو سپر کو آتشِ جہنم سے بچنے کے لئے یعنی ان کلمات کو پڑھا کرو پس بلاشک یہ کلمات قیامت

---

[1] سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ تو بہیئت کذائیہ متعدد جگہ آیا ہے البتہ اللہ اکبر اس ترکیب کے ساتھ کہیں نہیں آیا مگر استنباطاً بہت مواقع پر ہے۔ (۱۲ منہ رح)

[2] ڈھال

کے روز پڑھنے والے کے آگے پیچھے ہو کر آویں گے اور یہ باقیات[1] صالحات سے ہیں روایت کیا اس کو نسائی اور حاکم اور طبرانی نے صغیر اور اوسط میں۔

حدیث بست و ششم ہر تسبیح صدقہ[2] ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے روایت کیا اس کو مسلم اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

حدیث بست و ہفتم یہ چاروں کلمات مذکورہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سے مل کر باقیات صالحات سے ہیں اور یہ سب مل کر گراتے ہیں گناہوں کو جس طرح درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں روایت کیا اس کو طبرانی نے۔

حدیث بست و ہشتم جو شخص قرآن مجید پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو بجائے قرآن کے اس کو یہ کلمات کفایت کرتے ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے۔

حدیث بست و نہم اسی طرح یہ کلمات اس دعا کے ساتھ مل کر بجائے قرآن کے کافی ہو جاتے ہیں جس شخص نے اس کو حاصل کیا اس نے اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا وہ دعا یہ ہے[3] اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے۔

حدیث سی ام اگر ان کلمات کے ساتھ دعائے مذکور نہ پڑھی جائے اور بجائے اس کے تَبَارَکَ[4] اللّٰہ بڑھا لیا جاوے تو ان کی حفاظت کے

---

[1] مرنے کے بعد باقی رہنے والے نیک عمل جن کا ثواب ملتا رہے گا۔

[2] غریب آدمی صدقہ کے ثواب سے محروم نہ رہے گا اگر یہ پڑھے نہ امیر

[3] اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو رزق دے اور عافیت دے اور ہدایت عطا کر

[4] بہت بہت برکت والے ہیں اللہ تعالٰے

واسطے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اور وہ ان کلمات کو اپنے بازو تلے دبا لیتا ہے اور ان کو لے کر اوپر چڑھتا ہے۔ فرشتوں کے جس گروہ پر وہ فرشتہ گذرتا ہے وہ سب فرشتے اس پڑھنے والے کے واسطے برابر استغفار کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ دربارِ الٰہی میں وہ کلمات پیش کر دیئے جاتے ہیں روایت کیا اس کو حاکم نے حضرت ابن مسعودؓ سے موقوفاً۔

حدیث سی و یکم بہ تحقیق پسند کیا ہے اللہ تعالیٰ نے سب کلاموں میں سے چار کلاموں کو سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پس جو شخص کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ لکھی جاتی ہیں اس کے لئے بیس نیکیاں اور کم ہوتے ہیں اس سے دس گناہ اور جو شخص کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یہی فضیلت اس کے لئے ہے اور جو شخص کہتا ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ یہی بات اس کے لئے ہے اور جو شخص کہتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہی ثواب اس کے واسطے ہے اور جو شخص دل سے کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ اس کے گھٹا دیئے جاتے ہیں روایت کیا اس کو نسائی اور احمد اور حاکم اور بزار نے۔

حدیث سی و دوم حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ روزانہ احد پہاڑ کے برابر عمل کر لیا کرو عرض کیا گیا یا رسول اللہ بھلا یہ کس طرح سے ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ سب سے ہوسکتا ہے عرض کیا گیا وہ کون عمل ہے آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ احد سے بڑا ہے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ احد سے بڑا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ احد سے بڑا ہے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ احد سے بڑا ہے روایت کیا اسکو بزار اور طبرانی نے

لہ بغیر حضور کی طرف منسوب کئے ہوئے ان صحابی کا قول مگر ایسی بات صحابی خود نہیں کہہ سکتے جب تک حضور سے نہ سن چکے ہوں اس لئے گویا یہ بھی حضور کا ہی ارشاد ہے۔

حدیث سی و سوم سبحان اللہ سو بار کہنا ثواب میں سو غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور الحمد للہ سو بار کہنا ثواب میں سو گھوڑوں کی برابر ہے جو زین و لگام سے درست کر کے اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دے دئیے جاویں اور اللہ اکبر سو بار کہنا ثواب میں سو اونٹنیوں کی برابر ہے جو اللہ کی راہ میں گردن بند باندہ کر دی جاویں اور مقبول بھی ہو جاویں روایت کیا اس کو نسائی اور ابن ماجہ اور حاکم اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے۔ اور طبرانی نے ایک قید اور بڑھائی ہے کہ وہ اونٹنیاں مکہ میں قربان کی جاویں۔

حدیث سی و چہارم واہ واہ واہ پانچ چیزیں میزان میں کس قدر وزنی ہوں گی۔ لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور نیک اولاد جو کسی مسلمان کی مر جاوے اور وہ اس پر ثواب کے لئے صبر کرے روایت کیا اس کو نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور بزار اور احمد اور طبرانی نے۔

حدیث سی و پنجم جن کلمات سے اللہ تعالےٰ کی بزرگی بیان کرتے ہو اُن میں سے یہ بھی ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ عرش کے گرد گھومتے رہتے ہیں اور زنبور[1] عسل کی طرح بولتے رہتے ہیں اور اپنے پڑھنے والے کی یاد دہانی کرتے رہتے ہیں۔ کیا تم کو یہ امر مرغوب نہیں کہ کوئی تمہاری ہمیشہ یاد دہانی کرنے والا بنا رہے روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور حاکم نے۔

حدیث سی و ششم ان باقیات صالحات کی خوب کثرت کیا کرو اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

---

[1] شہد کی مکھیوں کی طرح

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ روایت کیا اس کو نسائی اور ابن حبان نے

حدیث سی و ہفتم طریق نہم (منجملہ طرق مذکورہ بست گانہ تسبیح و تحمید) کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس طرح کرے اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ سمندر کے کفؔ کی برابر کیوں نہ ہوں روایت کیا اس کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور طریق یازدہم و پانزدہم کی نسبت بھی اسی طرح وارد ہے۔

فائدہ : حقوقؔ العباد اور گناہ کبیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

حدیث سی و ہشتم طریق دہم کی نسبت ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ان کا پڑھنے والا خسارہ میں نہ رہے گا روایت کیا اس کو مسلم اور ترمذی اور نسائی نے حضرت کعب بن عجرہؓ سے۔

حدیث سی و نہم طریق شانزدہم کی نسبت ارشاد ہے کہ جو شخص اس کو ہر نماز کے بعد پڑھے وہ ثواب کا پیمانہ پورا بھر کرے۔ روایت کیا اس کو ابویعلی نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے۔

حدیث چہلم سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کے باب میں وارد ہوا ہے کہ یہ عبادت ہے خلق کی اور اسی سے مقرر کی جاتی ہیں ان کی روزیاں روایت کیا اس کو بزار نے حضرت ابن عمرؓ سے۔

---

[1] جھاگ [2] بندوں کے جو حق دبائے گئے ہوں وہ تو ان کو ادا کرنے یا ان سے معاف کرانے سے ہی معاف ہوتے ہیں اور گناہ کبیرہ توبہ سے معاف ہوتا ہے جیسے حدیثوں میں آیا ہے اس لئے یہاں یہ معاف ہونا مراد نہیں۔

[3] شاید یہ مطلب ہو کہ جس طرح حیوان کی حیات رزق و غذا سے ہے عام مخلوق کا بقاء ذکر اللہ سے ہے چنانچہ منقول ہے کہ جب کوئی نبات ذکر و تسبیح سے خاموش ہوتی ہے فوراً کاٹ دی جاتی ہے یا سوکھ جاتی ہے۔ ۱۲ منہ

ان احادیث سے جو فضائل ان کلمات کے ثابت ہوتے ہیں ان کی اجمالی فہرست

ہمیشہ معمول بنانے کے قابل ہونا۔ کم از کم دس گنا ثواب ملنا۔ گناہوں کا معاف ہونا۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ان کلمات کا محبوب اور افضل ہونا۔ فرشتوں کو یہ کلمات تعلیم دینا۔ حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو اس کی تعلیم دینا۔ اس سے جنت میں درخت لگ جانا۔ میزان میں ان کا نہایت وزنی ہونا۔ ان کا عرش میں معلق ہونا اور وہاں حفاظت الٰہی میں رہنا۔ بڑے بڑے وظیفوں سے ان کا ثواب زیادہ ہونا۔ زمین و آسمان کے درمیان کا خلاء ثواب سے بھر جانا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام عالم سے زیادہ ان کا محبوب ہونا۔ آتش جہنم سے ان کا سپر بن جانا اس سے صدقہ کا ثواب ملنا ان کا باقیات صالحات سے ہونا۔ ان کا خزائن بہشت سے ہونا۔ ان کا بجائے قرآن کے ہونا۔ خیر و برکت سے ہاتھ بھر جانا۔ ان کے پڑھنے والے کے لئے فرشتوں کا استغفار کرنا۔ اس شخص کا عمل پہاڑ کی برابر ہو جانا اس سے غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملنا اور گھوڑے اور اونٹنیاں خیرات کرنے کا ثواب ملنا ان کا جناب باری تعالےٰ میں پڑھنے والے کی سفارش کرتے رہنا۔ اس شخص کا خسارہ میں نہ ہونا اس کو ثواب کا پورا پیمانہ ملنا۔ پہاڑ برابر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ ثواب ملنا خلائق کی عبادت وما یۂ رزق ہونا وغیرہ ذلک۔

فائدہ: گھر بیٹھے بے محنت بلا مشقت چند کلمات کی بدولت ایسی بے بہا نعمتیں اور بے شمار فضیلتیں مل جانا کیا راغب خیر کی ترغیب کے لئے کافی نہیں بے شک کافی وافی ہے۔

حصّہ اول خاتمہ کا ان احوال کے بیان میں جہاں علاوہ طرق مذکورہ کے تسبیح و تحمید وغیرہ وارد ہوئے ہیں

حالت اوّل جہاں کوئی دُعا قبول ہو یا کسی مرض سے شفا ہو یا کسی سفر سے صحیح وسالم اپنے گھر آجاوے یوں کہے[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ روایت کیا اسکو حاکم اور ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں۔

حالت دوم صبح وشام ادائے شکر کے لئے یہ پڑھ لیا کرے[2] اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ روایت کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان اور ابن السنی نے۔

حالت سوم جب آفتاب طلوع ہو یہ پڑھے[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا روایت کیا اس کو مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوفاً۔

حالت چہارم جب سونے لگے یہ پڑھے[4] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِّمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَ

---

[1] تمام تعریفیں ان اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں جن کی عزت وجلال سے ہی سب نیک عمل کامل ہوتے ہیں

[2] اے اللہ جو بھی نعمت مجھ پر ہے یا آپ کی مخلوق میں سے کسی پر بھی ہے وہ صرف آپ کی تنہا کی طرف سے ہے آپ کا کوئی شریک نہیں اس لئے آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے اور آپ کا ہی شکر۔

[3] سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جنہوں نے ہم کو اس دن میں معافی دیدی اور ہم کو گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہیں فرمایا [4] سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جنہوں نے ہم کو کھلایا پلایا اور

(باقی صفحہ ۵۲ پر)

لَا مُؤْذِیْ روایت اس کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ۔

حالت پنجم جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو آنکھ کھلنے کے بعد کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم اور نسائی نے ۔

حالت ششم جب سوکر اُٹھے یہ پڑھے[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ روایت کیا اس کو بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ابی شیبہ نے ۔

حالت ہفتم جب رات کو اتفاقاً آنکھ کھل جاوے یہ پڑھے[2] لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ روایت کیا اس کو بخاری اور اصحاب سنن اربعہ نے ۔

حالت ہشتم جب بیت خلاء سے باہر نکلے یہ کہے[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ روایت کیا اس کو نسائی اور ابن السنی نے ۔

(بقیہ صفحہ ۵۱) اور ہم کو کافی ہوئے اور ٹھکانا دیا کیونکہ بہت لوگ ایسے ہیں نہ ان کے لئے کوئی کافی ہوجانے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا [1] تمام تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جنہوں نے ہم کو مرنے کے بعد بھی زندہ کیا اور انہی کی طرف دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے ۔

[2] اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں یکتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں ان کا ہے ملک انہی کے لئے ہے ہر تعریف اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں اور اللہ تعالےٰ بالکل پاک ہیں اور اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ تعالےٰ سب سے بڑے ہیں اور کوئی حرکت کوئی قوت بغیر ان کی مدد کے نہیں ہوسکتی اے اللہ مجھ کو بخش دیجئے [3] سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جنہوں نے مجھ سے تکلیف کو دُور کردیا اور عافیت دے دی ۔

حالت نہم جب وضو سے فارغ ہو یہ پڑھے[1] سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ اسکی فضیلت میں آیا ہے کہ یہ ورق میں لکھ لیا جاتا ہے اور اس کو سر مہر کر دیا جاتا ہے پھر قیامت تک وہ مہر نہیں توڑی جاتی مطلب یہ کہ بڑی حفاظت سے رہتا ہے روایت کیا اس کو طبرانی نے ۔

حالت دہم جب وتر کا سلام پھیرے تین بار یہ کہے اور تیسری بار میں آواز بلند کرے[2] سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ روایت کیا اس کو نسائی اور ابو داؤد اور ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے ۔

ف : اس حدیث سے مشروعیت ذکر جہر کی بھی ثابت ہوتی ہے جیسا معمول حضرات مشائخ چشتیہ رحمۃ اللہ تعالے علیہم کا ہے ۔

حالت یازدہم جب کھانے پینے سے فارغ ہو یہ پڑھے[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَأَفْضَلَ حدیث میں ہے کہ اس سے اُس نعمت کا حق ادا ہو جاتا ہے ۔ روایت کیا اس کو حاکم نے ۔

حالت دوازدہم جس وقت کپڑا پہنے یہ پڑھے[4] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ

---

[1] بالکل پاک ہیں آپ اے اللہ اور میں پاکی بیان کرتا ہوں آپ کی حمد کے ساتھ آپ سے بخشش مانگتا ہوں اور آپ کی طرف توبہ کرتا ہوں [2] بالکل پاک ہے وہ بادشاہ بے عیب [3] سب تعریف اللہ تعالے کے لئے ہے جنہوں نے ہمارا پیٹ بھرا اور ہماری پیاس بجھائی اور ہم پر انعام فرمایا اور فضل کیا ۔

[4] سب تعریفیں اللہ تعالے کے لئے ہیں جنہوں نے مجھ کو وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا اور زندگی میں اس سے زینت پاتا ہوں ۔

فِیْ حَیَاتِیْ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور حاکم نے

حالت سیزدہم جب بچہ بولنے لگے اس کو یہ سکھلاوے [1] وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا

ابن السنی نے روایت کیا ہے کہ بنی عبدالمطلب میں سے جب کوئی بچہ بولنے لگتا تو حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس کو یہی آیت تعلیم فرماتے تھے۔

حالت چہاردہم جب سواری پر بیٹھ جاوے یہ پڑھے [2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور احمد اور حاکم نے۔

حالت پانزدہم جب اونچی جگہ چڑھنے لگے کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور جب نشیب میں اترنے لگے کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ روایت کیا اس کو بخاری اور نسائی اور ابوداؤد نے۔

---

[1] آپ کہہ دیجئے تمام تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جنہوں نے نہ کوئی اولاد اختیار کی ہے نہ ان کا ملک میں کوئی شریک ہے نہ ان کا کوئی مددگار ہے کمزوری کی وجہ سے اور ان کی بڑائی بیان کرو خوب خوب [2] سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے بالکل پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارا تابعدار بنا دیا ہے اور ہم تو اسکو تابعدار نہیں بنا سکتے تھے اور ہم سب کے سب اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے (تین بار کہے) اللہ تعالےٰ ہی سب سے بڑے ہیں (تین بار کہے) اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ بالکل پاک ہیں آپ بیشک میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو آپ مجھے بخش دیجئے سوائے آپ کے اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

حالت شانزدہم جب خانہ کعبہ میں داخل ہو اس کے سب گوشوں میں کھڑا ہو کر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ روایت کیا اسکو بخاری اور ابو داؤد نے

حالت ہفدہم دفع پریشانی کے لئے یہ پڑھے[1] لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ روایت کیا اس کو ابن السنی نے ۔

حالت ہشدہم جب کڑک اور بجلی ہووے یہ پڑھے[2] سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ روایت کیا اس کو امام مالک نے موطا میں حضرت عبداللہ بن زبیر سے موقوفاً ۔

حالت نوزدہم جب ہلال نظر پڑے کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ روایت کیا اس کو دارمی نے ۔

حالت بستم جب سورج گہن ہو کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے اور اسی روایت میں اس وقت دعا اور صدقہ اور نماز پڑھنے کا بھی حکم آیا ہے ۔

حالت بست ویکم جب آئینہ میں چہرہ دیکھے یوں کہے[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّلَہٗ وَصَوَّرَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ فَاَحْسَنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ روایت کیا اس کو طبرانی نے

---

[1] آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں آپ بالکل پاک ہیں بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں [2] بالکل پاک ہیں اللہ تعالے جن کی تعریف کے ساتھ کڑک ان کی تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی ان کے خوف سے تسبیح کرتے ہیں [3] سب تعریف اللہ تعالے کے لئے ہے جنہوں نے میری تخلیق کو درست کیا اور اسکو موزوں بنایا اور میرے چہرہ کی صورت کی ایک شکل بخشی اور اس کو عمدہ بنایا اور مجھ کو مسلمان بنایا ۔

اوسط میں اور ابن السنی نے۔

حالت بست ودوم جب چھینک آوے یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ روایت کیا اس کو بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے۔

حالت بست وسوم جب کوئی خوشی کی بات سنے کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔

حالت بست وچہارم جب کسی مجلس سے اُٹھنے لگے یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے۔

حالت بست وپنجم جب کسی مصیبت زدہ مبتلائے بلا کو دیکھے تو یوں کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا تو یہ شخص کبھی اُس بلا میں مبتلا نہ ہوگا روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ اور طبرانی نے اوسط میں۔

حالت بست وششم جب کوئی دعا مانگتا ہو یہ آیت پڑھ کر دعا کرے قبول ہوگی۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ

---

[1] بالکل پاک ہیں اللہ تعالیٰ۔ میں ان کی پاکی بیان کرتا ہوں ان کی حمد کے ساتھ بالکل پاک ہیں آپ اے اللہ اور میں پاکی بیان کرتا ہوں آپ کی حمد کے ساتھ۔ دل کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں میں آپ سے بخشش مانگتا اور آپ کی طرف توجہ کے ساتھ رجوع کرتا ہوں [2] سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے مجھ کو ان مصیبتوں سے عافیت بخشی ہے جن میں تم کو مبتلا کیا ہے اور اپنی بہت سی مخلوق سے مجھ کو بہت کچھ فضیلت عطا فرمائی ہے۔

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ روایت کیا اس کو حاکم نے۔

حالت بست و ہفتم صبح وشام اول تین بار[۱] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر ایک بار یہ آیتیں پڑھے حدیثوں میں بڑی فضیلت آئی ہے[۲] هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی اور ابن السنی نے۔

حالت بست و ہشتم صبح وشام دس مرتبہ پڑھے[۳] لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

---

[۱] میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالےٰ کی جو سننے والے اور جاننے والے ہیں شیطان سے جو راندۂ درگاہ ہے [۲] وہ اللہ تعالےٰ وہ ذات ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہر غائب و حاضر کو جاننے والے ہیں۔ وہی بہت رحم کرنے والے بڑے مہربان ہیں وہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو بادشاہ ہیں۔ سب عیبوں سے پاک ہر آفت سے سالم۔ امن دینے والے۔ حفاظت کرنے والے۔ غلبہ والے۔ درستی کرنے والے اور بڑائی والے ہیں بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ لوگوں کے شرکوں سے۔ وہی اللہ تعالےٰ ہیں جو سب کو پیدا کرنے والے ٹھیک بنانے والے اور صورت بخشنے والے ہیں ان کے لئے عمدہ عمدہ نام ہیں ان کی پاکی بیان کرتی وہ کل مخلوق جو آسمانوں اور زمین میں ہے وہی غلبہ والے حکمت والے ہیں [۳] اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ کیتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں انہی کا ملک ہے اور انہی کیلئے سب تعریف اور وہ ہر ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ روایت کیا اس کو نسائی اور ابن حبان اور احمد طبرانی اور ابن السنی نے۔

حالت بست ونہم جب رات کو تہجد پڑھنے کے لئے اٹھے یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْكَ حَاكَمْتُ روایت کیا اسکو ابوعوانہ نے۔

حالت سی ام وتر کی تین رکعت میں یہ تین سورتیں پڑھے اول میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ روایت کیا اس کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور احمد اور ابن ماجہ وغیرہم نے۔

لے اے اللہ آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے آپ سب آسمانوں اور زمین اور جو ان میں ہیں سب کا انتظام کرنے والے ہیں اور آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے آپ ہی تمام آسمانوں اور زمین کے اور جو ان میں ہے سب کے بادشاہ ہیں اور آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے آپ سب آسمانوں اور زمین اور جو ان میں ہیں سب کو نور دینے والے ہیں اور آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے آپ ہی حق ہیں اور آپ کا ہی وعدہ حق ہے آپکی ملاقات حق آپ کا ارشاد حق جنت حق دوزخ حق سب انبیاء حق حضرت محمد حق اور قیامت حق ہے اے اللہ میں آپ کیلئے ہی اسلام لایا آپ پر ہی ایمان لایا آپ ہی پر میں نے توکل کیا آپ ہی کا رجوع رہا آپکے ہی ذریعے مقابلہ کرتا ہوں اور آپ ہی کی طرف فیصلہ لاتا ہوں۔

حالت سی ویکم سفر میں آخر شب کے وقت یہ پڑھے[1] سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ نِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ روایت کیا اسکو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے۔

حالت سی ودوم جب سفر سے لوٹنے لگے یہ پڑھے[2] لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ اور جب اپنی بستی کے قریب پہنچے کہے اٰئِبُوْنَ آخر تک روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔

حالت سی وسوم جب کسی ظالم سے اندیشہ مضرت ہو تین بار یہ پڑھے[3] اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ

---

[1] سُن لی سننے والے نے اللہ کی تعریف اور نعمتوں اور ہمارے اچھے امتحان کو ہمارے رب ہمارے ساتھ ہیں ہم پر فضل فرمایا ہے ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں دوزخ سے۔

[2] اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں یکتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں ان ہی کا ہے ملک انہی کے لئے ہے سب تعریف اور وہی ہر ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت گذار سجدے کرنے والے روزہ رکھنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں [3] اللہ تعالےٰ سب سے بڑے ہیں تمام کی تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے ہیں جن سے میں خوف کھا رہا ہوں اور ڈر رہا ہوں ان سے زیادہ عزت والے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالےٰ کی جن کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو آسمان کو اس بات سے روکے ہوں کہ بغیر اجازت زمین پر گر پڑے آپ کے بندہ فلاں کے شر سے اس کے لشکروں تابعداروں اور ساتھیوں کے شر سے جن ہوں یا انسان اے اللہ آپ میرے لئے ان سب کے شر سے پناہ دینے والے بن جائیے آپ کی تعریف بہت بڑی آپ کی پناہ سب پر غالب اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

روایت کیا اس کو طبرانی اور ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ اور ابو یعلیٰ نے ۔

حالت سی وچہارم جب کوئی حاجت یا مہم پیش آوے اول اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نفل پڑھ کر بعد نماز اللہ تعالیٰ کی ثنا کرے اور درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے[1] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ روایت کیا اسکو ترمذی نے

حالت سی وپنجم جب کوئی مزاج پوچھے یوں کہے[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَیْكَ روایت کیا اس کو طبرانی نے ۔

---

[1] اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو حلم والے کرم والے ہیں بالکل پاک ہیں اللہ تعالےٰ جو عظمت والے عرش کے رب ہیں سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کے رب ہیں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کے سببوں اور مغفرت کے ذریعوں اور ہر گناہ سے بچاؤ ہر نیکی کی غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کا نہ چھوڑیئے میرا کوئی گناہ مگر اس کو بخش دیجئے نہ کوئی فکر مگر اس کو دور کردیجئے نہ کوئی حاجت جو آپ کی رضامندی کے موافق ہو مگر اس کو پورا کردیجئے اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ۔

[2] میں اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں تمہاری طرف متوجہ ہو کر ۔

حالت سی و ششم جب کوئی امر موافق مراد کے دیکھے یہ کہے[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور جو خلاف مزاج کچھ دیکھے یہ پڑھے[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ روایت کیا اس کو ابن ماجہ اور حاکم اور ابن السنی نے۔

حالت سی و ہفتم جب بازار میں جاوے تو یہ پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس لاکھ درجے بڑھتے ہیں اور ایک گھر جنت میں تیار ہوتا ہے[3] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ اور احمد وغیرہم نے۔

حالت سی و ہشتم جو شخص حالتِ مرض میں یہ آیت چالیس مرتبہ پڑھے اگر مرا تو شہید کی برابر ثواب ملے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو تمام گناہ بخشے جاویں گے[4] لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ روایت کیا اس کو حاکم نے۔ اور اگر مرض میں یہ دعا پڑھ لے اور

---

[1] سب تعریف اللہ تعالے کے لئے ہے جن کی نعمتوں سے نیکیاں کامل ہوتی ہیں۔

[2] سب تعریف اللہ تعالے کے لئے ہے ہر حال میں

[3] اللہ تعالے کے سوا کوئی معبود برحق نہیں یکتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں انہی کے لئے ہے سب حمد وہی زندہ کرتے اور موت دیتے ہیں وہ خود زندہ ہیں موت نہ پائیں گے انہی کے قبضہ میں ہے ہر چیز اور وہی ہر چیز پر قدرت والے ہیں۔

[4] آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں بالکل پاک ہیں آپ۔ میں بیشک ظلم والوں میں سے ہوں۔

پھر مرجاوے تو اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ لَـہُ الْمُلْکُ وَلَـہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ[1]

روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائیؒ اور ابن ماجہ وغیرہم نے۔

حالت سی ونہم جب کسی کا بچہ مرجاوے اور وہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تو اللہ تعالےٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندے کے بچے کی جان قبض کرلی وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔

پھر فرماتے ہیں تم نے میرے بندہ کے دل کا پھل لے لیا وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ فرماتے ہیں میرے بندہ نے کیا کہا وہ عرض کرتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور[2] اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْنَ کہا فرماتے ہیں کہ میرے بندہ کے لئے ایک گھر جنت میں تیار کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن حبان اور ابن السنی نے۔

حالت چہلم بستر پر لیٹنے کے وقت سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ پڑھنے سے تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے البتہ اگر موت ہی کا وقت آ گیا ہو تو دوسری بات ہے روایت کیا اس کو بزار نے۔

حالت چہل ویکم صلوٰۃ التسبیح کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا

---

[1] اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ تعالےٰ سب سے بڑے ہیں اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں یکتا ہیں ان کا کوئی شریک نہیں اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں انہی کا ہے ملک انہی کی ہے سب تعریف اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں نہ کوئی حرکت ہے نہ قوت سوائے ان کی مدد کے

[2] بیشک ہم سب اللہ تعالےٰ کے ہی ہیں اور انہی کی طرف لوٹ کے جا رہے ہیں۔

اے عباس! اے چچا کیا میں تم کو ایک بہت بڑا عطیہ نہ دوں کیا تم کو بڑے فائدہ کی چیز نہ دوں کیا تم کو ایک خوشگوار چیز نہ دوں کیا تم کو دس فائدے نہ پہنچاؤں اگر تم وہ عمل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہ بخشدے۔ اگلے اور پچھلے، پرانے اور نئے جو بھول کر ہوئے اور جو جان کر کئے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر یہ دس ہوئے۔ وہ عمل یہ ہے کہ تم چار رکعت پڑھو، ہر رکعت میں الحمد اور کوئی سی سورت پڑھو اور جب قرأت سے فارغ ہو تو کھڑے کھڑے پندرہ بار یہ کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر رکوع میں جا کر دس بار پڑھو پھر رکوع سے اُٹھ کر دس بار پھر سجدہ میں دس بار پھر بیٹھ کر دس بار پھر دوسرے سجدہ میں دس بار پھر اُٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے[1] دس بار یہ سب مل کر ایک رکعت میں پچھتر بار ہوئے اسی طرح چاروں[2] رکعتوں میں کرو اگر تم سے ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک بار پڑھ لو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال[3] میں ایک بار اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں تو ایک بار ضرور پڑھ لو۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ اور حاکم اور ابن حبان نے۔

فائدہ: حرزثمین میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ ان رکعتوں میں یہ سورتیں پڑھے الھٰکم التکاثر۔ والعصر۔ قل یا ایھا الکافرون۔ قل ہو اللہ، اور ایک روایت یہ نقل کی ہے۔ اذا زلزلت۔ والعادیات۔ اذا جاء۔ قل ہو اللہ۔ اور اسی میں یہ بھی ایک روایت کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس کا اچھا وقت دن ڈھلنے کے بعد ہے نماز ظہر کے قبل۔ آہ

---

[1] یہاں بیٹھ کر پڑھ کر کھڑا ہونا جائز ہے اور یہ شکل بھی آئی ہے کھڑے ہو کر قرأت سے پہلے دس بعد میں پندرہ [2] کل تین سو [3] مگر ضروری نہ بنالیں یہ پڑھ لیں تو اچھا ہے ضروری بنا لینا گناہ بن جائے گا۔

اطلاع جس قدر حدیثیں اس رسالہ میں مذکور ہیں سب حصن حصین سے نقل کی گئی ہیں جس کو زیادہ علم و عمل کا شوق ہو اصل کتاب یا اس کے اُردو ترجمہ ظفر جلیل میں ملاحظہ فرماوے کہ اس سے اور زیادہ تفصیل معلوم ہو سکتی ہے۔ فقط

○

دوسرا حصّہ خاتمہ کا ذکر کے بعض ضروری آداب وشرائط قبولیت میں

(۱) حرام غذا و لباس و کسب سے بچے (۲) نیت خالص رکھے یعنی نمائش وغیرہ مقصود نہ ہو (۳) پاک صاف ہو خود بھی لباس اور مکان بھی (۴) وضو کرلے (۵) قبلہ رو بیٹھے (۶) قلب اور جوارح میں حتے الامکان خشوع و خضوع پیدا کرے (۷) امید غالب قبولیت کی رکھے۔ اور یہی آداب دُعا کے بھی ہیں مع شئے زائد مثلاً (۸) نامشروع مطلوب کے لئے دعا نہ کرے (۹) ایک دعا کم از کم تین بار کرے (۱۰) اگر ظاہراً قبول ہونے میں توقف ہو جاوے تنگ ہو کر دُعا کرنا نہ چھوڑے وغیر ذلک۔

تسبیح رکھنا اور عقد انامل سے گننا

چونکہ رسالہ ہٰذا میں تسبیح و تحمید و تکبیر کے طریقوں میں بعض مخصوص اعداد بھی آئے ہیں اور ان کے شمار کرنے کے دو طریق معمول ہیں تسبیح سے گننا اور عقد انامل سے گننا اس لئے دونوں طریقوں کا مسنون ہونا اور عقد انامل کی کیفیت بیان کرتے ہیں جاننا چاہیئے کہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کو دیکھا کہ ان کے روبرو کچھ گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں جن پر وہ تسبیح کر رہی تھیں الحدیث اور ابوداؤد اور حاکم نے حضرت صفیہ رضؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں جمع تھیں جن سے وہ تسبیح کر رہی تھیں صاحب مرقات و صاحب ردالمحتار نے کہا ہے کہ آپ نے دیکھ کر منع نہیں فرمایا پس حدیث تقریری[۲] سے اس تسبیح متعارف[۳] کا جواز نکل آیا کیونکہ ان گٹھلیوں اور تسبیح متعارف میں بجز منظوم[۴] و منثور ہونے کے کوئی معتدبہ[۵] فرق نہیں سو یہ فرق ممانعت میں مؤثر نہیں ہوسکتا پس جو شخص اس کو بدعت کہے اس کا قول معتبر نہیں حضرات مشائخ نے اس کو تازیانۂ شیطان کہا ہے حضرت جنیدؒ کے ہاتھ میں کسی نے تسبیح دیکھ کر پوچھا کہ منتہی ہو کر اس کی کیا ضرورت ہے فرمایا جس کی بدولت ہم واصل[۶] الی اللہ ہوئے اس کو کیسے چھوڑ دیں اھ اور بزرگوں نے اس کا لقب مذکرہ[۷] بھی رکھا ہے کہ اس کے ہاتھ میں ہونے

---

[۱] انگلیوں کے پوروں کو بند کرنا گننے کے لئے [۲] کسی کام کو دیکھ کر حضور کا باقی رکھنا تقریری حدیث ہے [۳] رواجی [۴] پروئے ہوئے اور بکھرے ہوئے ہونے کے [۵] شمار کے قابل [۶] خدا تک پہنچنے والے [۷] یاد دلانے والی

سے ضرور کچھ نہ کچھ پڑھنے کا خیال آجاتا ہے اور عقد انامل کا مسنون ہونا حدیث قولی وفعلی سے ثابت ہوا ہے ترمذی نے حضرت یسیرہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا کہ تسبیح وتہلیل وتقدیس کو اختیار کرو اور انامل سے عقد کیا کرو قیامت میں یہ انگلیاں پوچھی جائیں گی اور ان سے کلام کرایا جاوے گا ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عقد[۲] فرماتے تھے تسبیح کو ابن قدامہ راوی کہتے ہیں یعنے اپنے داہنے ہاتھ سے۔ اور ہرچند کہ لغتہً عقد انامل عام ہے جیسا صاحب حرز نے کہا ہے کہ خواہ انگلیوں کو کھولے بند کرے خواہ انگلیوں کو دبا یا جاوے خواہ انگوٹھا انگلیوں کے سروں پر رکھتا جاوے اھ یعنے کسی طرح انگلیوں سے شمار کرلے اصل سنت ہر طرح حاصل ہے کسی خاص طریق کی تعیین لازم نہیں مگر تاہم احادیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عقد انامل کی کیفیت ضرور معین تھی اشارہ تشہد ایک حدیث میں اس عنوان سے بتلایا گیا ہے کہ ترپن کا عقد فرمایا جس پر شافعیہ کا عمل ہے ایک روایت میں ایک سوراخ کی مقدار بتلانے کی نسبت یہ آیا ہے کہ نوے کا عقد فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اس خاص طریق میں زیادہ فضیلت ہے اور یہ طریق اکثر صلحا میں مشہور ہے ہرچند کہ بعض عشرات[۳] میں بہت تھوڑا سا اختلاف بھی ہے مگر ادائے سنت میں سب پر عمل کرنا یکساں ہے اس طریق پر ایک طریق جس کو محقق غیاث الدین نے لکھا ہے بعینہٖ ان کی فارسی عبارت میں نقل کئے دیتے ہیں اب عامل ذاکر کو اختیار ہے خواہ تسبیح رکھے کہ اس میں سہولت ہے یا عقد انامل کیا کرے کہ اس میں فضیلت زیادہ ہے پھر خواہ اس طریق مندرجہ ذیل کو اختیار کرے

---

[۱] انگلیوں کے پوروں سے بند کر کے گیا کرو

[۲] انگلیاں بند کر کے شمار فرماتے [۳] دہائیوں میں

یاکوئی دوسرا طریق جو اپنے مشائخ سے پہنچا ہو اس پر عمل کرے۔ اصل مقصود یہ ہے کہ غفلت کو دفع کرے جیسا عقد انامل کی حدیث کے آخر میں بطور خلاصہ کلام کے ارشاد ہوا ہے کہ غافل مت ہو ورنہ رحمت سے دُور کر دیئے جاؤگے وہ طریق یہ ہے عقد انامل نوعی از اسباب شمار مسنون کہ باشکال بستن وکشادن انگشتان دست اسماء اعداد ملحوظ دارند و تفصیلش انیست کہ برائے واحد خنصر دست

له انگلیوں کی بندش ایک قسم ہے مسنون شمار کے ذریعوں میں سے کہ ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرنے اور کھولنے سے عدد کے ناموں کو محفوظ رکھتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔

له پہلے انگلیوں کے نام یاد کیجئے سب سے چھوٹی انگلی ہے خِنصَر اس کے برابر کی بِنصَر۔ بیچ کی ہے وسطیٰ۔ اس کے اور انگوٹھے کے درمیان کی شہادت کی انگلی ہے سَبَّابہ، انگوٹھا ہے اِبہَام۔ اب ترجمہ دیکھیئے) ایک کے واسطے داہنے ہاتھ کی خنصر کو بند کرنا چاہئے (مگر بالکل جڑ سے ملا کر) اور دو کے واسطے بنصر کو خنصر کے ساتھ ملا دینا ہے (دونوں کو بند کرنا ہے) اور تین کے واسطے وسطیٰ کو بھی جیسے کہ چیزوں کے گننے میں لوگوں میں دستور اور رواج ہے لیکن ان تینوں بندشوں میں یہ چاہئے کہ پوروں کے سرے انگلیوں کی جڑوں سے نزدیک ہوں اور چار کے واسطے خنصر کو کھول کر سیدھا کرنا چاہئے مگر بنصر و وسطیٰ کو بند چھوڑنا ہے اور پانچ کے واسطے بنصر کو بھی کھول دینا ہے اور چھ کے واسطے وسطیٰ کو بھی کھول کر بنصر کو ایسے بند کرنا ہے کہ پورے کا سرا ہتھیلی کے درمیان پر آجائے اور سات کے لیئے بنصر کو بھی اٹھا کر صرف تنہا خنصر کو ایسے بند کریں کہ انگلی کا سرا ہاتھ کے گوشت کی طرف کچھ مائل ہو یعنی ہتھیلی کے ختم کے قریب پہنچے کی طرف کو اور آٹھ کے لیئے بنصر کے ساتھ بھی یہی کرنا چاہئے اور نو کے لیئے وسطیٰ کے ساتھ بھی یہی کرنا چاہئے کہ ان تینوں آخری بندشوں میں انگلیوں کے کنارے ہتھیلی کے کنارہ پر ہوں تاکہ اول تین بندشوں سے شبہ نہ پڑ سکے (یہ نو تک اکائیاں ہوگئیں ان کو خوب یاد کیجئے آگے دہائیاں آتی ہیں اور دہائی کے ساتھ یہ اکائیاں بنانے سے اگلی دہائی تک کے عدد بن جائیں گے۔

راست فزو باید گرفت وجہت دو بنصر را باخنصر ضم کردن و برائے سہ وسطی را نیز چنانکہ در عدد اشیاء بین الناس معہود و متعارف است ولیکن دریں سہ عقد باید کہ رؤس انامل بسیار نزدیک باصول اصابع باشد و برائے چہار خنصر را رفع باید کرد و بنصر و وسطی را معقود گذاشتن و برائے پنج بنصر را نیز رفع کردن و بجہتہ شش وسطی را رفع کردہ فقط بنصر را فرو باید گرفت چنانچہ سر انملہ آن بروسط کف باشد و برائے ہفت بنصر راہم برداشتہ خنصر تنہا را عقد باید گرفت چنانکہ سر انگشت نیک مائل باشد بجانب نرمہ دست یعنی قریب بمنتہائے کف بسوئے ساعد و برائے ہشت با بنصر ہمان باید کرد و برای نہ با وسطی نیز ہمان باید کرد کہ دریں عقود ثلثہ اخیر سرہائے انگشتان بر طرف کف باشد تا بعقود ثلثہ اول مشتبہ نگردد و برائے[1] دہ سر ناخن سبابہ دست راست را باطن بر مفصل اول

---

[1] اور دس کے واسطے داہنے ہاتھ کی سبابہ کے ناخن کا سرا ابہام (انگوٹھا) کے پورے کی اندر کی طرف کے پہلے جوڑ پر رکھنا چاہیئے ان دونوں انگلیوں (سبابہ و ابہام) کے درمیان کی کشادگی گول حلقہ کے مشابہ ہوجائے گی اور بیس کے لئے سبابہ کے نچلے پورے کا پہلو جو وسطی کے متصل ہے ابہام کے ناخن پر رکھیں ایسے کہ یہ سمجھو کہ ابہام کے پورے کو سبابہ و وسطی کی جڑوں کے درمیان رکھ لیا ہے لیکن وسطی کو بیس عدد پر دلالت کرنے میں کوئی دخل نہیں ہے کیونکہ وسطی تک کی شکلیں تو صرف اکائیوں کی بندش کے لئے رد و بدل ہوتی ہیں اور ابہام کے ناخن کا سبابہ کی نچلی گرہ کے پہلو سے ملنا خود اپنی ہی حالت سے بیس کو بنا دیتا ہے اور تیس کے لئے ابہام کو سیدھا رکھ کر سبابہ کے پورے کے سرے کو ابہام کے کنارہ پر رکھنا چاہیئے گویا سبابہ ابہام کے ساتھ کمان کی اور اسکی تانت کی صورت کے مشابہ ہوجائے۔ اور چالیس کے لئے ابہام کے پورے کا اندرونی حصہ سبابہ کی نچلی گرہ کی پشت پر رکھنا چاہیئے اس طرح کہ ابہام اور ہتھیلی کے کنارہ کے درمیان کوئی کشادگی نہ رہ جائے اور پچاس کے لئے سبابہ کو سیدھا رکھ کر ابہام کو پورا خم دے کر سبابہ کی سیدھ

(باقی صفحہ ۶۹ پر)

انملہ ابہام یعنی سر انگشت باید نہاد چنانکہ فرجہ میان دو انگشت بحلقہ مدور مشابہ
باشد و برائے بست طرف عقد زیرین سبابہ کہ متصل وسطی ست بر ناخن ابہام
باید نہاد چنانچہ پنداری انملہ ابہام را درمیان اصول سبابہ و وسطی گرفتہ اند
لیکن وسطی را در دلالت عدد بست دخلی نباشد او ضاع او برائے عقود احاد
متغیر و مبدل گردد و اتصال ناخن ابہام بطرف عقد زیرین سبابہ بحال خود
دلالت بر بست کند و برائے سی ابہام را قائم داشتہ سر انملہ سبابہ بر طرف
ناخن او باید نہاد چنانکہ وضع سبابہ با ابہام شبیہ باشد بصورت قوس و ردوہ
آن و برائے چہل باطن انملہ ابہام بر ظہر عقد زیرین سبابہ باید نہاد چنانکہ میان
ابہام و طرف کف ہیچ فرجہ نماند و برائے پنجاہ سبابہ را قائم داشتہ ابہام
را تمام خم باید کرد و بر کف باید نہاد و محاذی سبابہ و برائے شصت ابہام
را خم دادہ باطن عقدہ دوم سبابہ را بر پشت ناخن ابہام باید نہاد و برائے
ہفتاد ابہام را قائم داشتہ باطن عقدۂ اول با دوم سبابہ بر پشت ناخن ابہام
باید نہاد چنانکہ پشت ابہام تمام مکشوف باشد و برائے ہشت ابہام را منتصب
گذاشتہ طرف انملہ سبابہ بر پشت انملہ اولی باید نہاد و برائے نود سر ناخن

(بقیہ صفحہ ۶۸) میں ہتھیلی پر رکھنا چاہئے اور ساٹھ کے لئے ابہام کو خم دے کر سبابہ کے اندر کی طرف کی
دوسری گرہ کو ابہام کے ناخن کی پشت پر رکھنا چاہئے اور ستر کے لئے ابہام کو سیدھا رکھ کر سبابہ کی
پہلی اور دوسری گرہ کے اندرونی حصہ کو ابہام کے ناخن کی پشت پر رکھنا چاہئے اس طرح کہ ابہام کی
پشت سب کھلی رہے اور اسی کے لئے ابہام کو سیدھا رکھ کے سبابہ کے پورے کا کنارہ ابہام
کے پہلے پورے کے جوڑ کی پشت پر رکھنا چاہئے اور نوے کے لئے سبابہ کے
ناخن کے سرے کو ابہام کی دوسری گرہ کے جوڑ کی اندرونی جانب رکھنا چاہئے (یہاں تک دہائیاں
پوری ہوگئیں ہر دہائی کو باقی رکھ کر اکائیاں بنانے سے اگلی دہائی تک کی گنتی بن جائے گی پھر دوسری
دہائی بنا کر آگے چلیں۔ اس طرح ۹۹ تک تو یہ شمار کا طریقہ ہوا۔

سبابہ را بر باطن مفصل عقدہ دوم ابہام باید نہاد و باید دانست کہ آنچہ در دست راست دلالت بر عقدے از عقود احاد کند از یکے تا نہ در دست چپ دلالت بر ہمان عقدے از عقود الوف کند از یک ہزار تا نہ ہزار و ہم چنیں آنچہ در دست چپ دلالت بر ہمان عقدے از عقود مآت کند از یک صد تا نہ صد. بدانکہ باصابع ہر دو دست بدان صور ہژدہ گانہ مذکورۃ الصدر از یکے تا نہ ہزار و نہ صد و نود و نہ ضبط توان کرد و برائے عقدہ دہ ہزار طرف انملہ ابہام را متصل باید ساخت بطرف تمام انملہ سبابہ چنانکہ سر ناخن ابہام برابر باشد و طرفش بطرف اور

لہ جان لینا چاہئے کہ داہنے ہاتھ میں کی جو جو شکل اکائیوں میں سے کسی عدد پر دلالت کرتی ہے ایک سے نو تک بائیں ہاتھ میں کی وہی شکل اسی عدد پر دلالت کرے گی ہزاروں میں سے ایک ہزار سے نو ہزار تک اور اسی طرح جو شکل داہنے ہاتھ میں دہائیوں میں سے کسی عدد پر دلالت کرتی تھی دس سے نوے تک بائیں ہاتھ میں کی وہی شکل دلالت کرے گی سینکڑوں کے ہر سینکڑہ پر ایک سو سے نو سو تک (لیکن یہاں عبارت میں سہواً کچھ ردوبدل معلوم ہوتا ہے۔ صحیح یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کہ علامہ شامی کے رسالہ میں ہے کہ داہنے ہاتھ کی اکائیوں والی ہر شکل بائیں ہاتھ میں ہر سینکڑہ کی شکل ہے اور ہر دہائی کی شکل ہر ہزار کی شکل ہے اور یہی قیاس میں آتا ہے کیونکہ اکائی سے جو مرتبہ دہائی کو حاصل ہے وہی ہزار کو سینکڑہ سے ہے)

لہ جاننا چاہئے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے ان اٹھارہ شکلوں سے جو اوپر بیان ہوئی ہیں ایک سے لے کر نو ہزار نو سو ننانوے (۹۹۹۹) تک بنا سکتے ہیں اور دس ہزار (۱۰۰۰۰) کے لئے ابہام کے پورے کے کنارہ کو سبابہ کے پورے کے کل حصہ کے ساتھ متصل کرنا چاہئے اس طرح کہ ابہام کے ناخن کا سرا اور کنارہ اس کے برابر ہو جاوے۔

(علامہ شامی کے رسالہ میں بعض جگہ شکلیں اس سے الگ ہیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ یوم عرفہ ۱۳۱۷ھ کو تحریر ہذا سے فراغت ہوئی سُبْحَانَ اللّٰہِ کیا قدرت ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ کے ہاتھوں سے یہ عبادت ہوئی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کوئی شک نہیں کہ یہ محض ان کی رحمت و عنایت ہوئی۔

ضمیمہ

ایک قصیدہ مناجاتیہ حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ کا جو اپنے مضمون کے اعتبار سے تسبیح و تحمید و تکبیر کا گویا ترجمہ ہے اور جس کو ظفر[1] مرحوم نے اردو مصرعے لگا کر مخمس بھی کیا ہے میرے پاس لکھا ہوا رکھا تھا جس کو میں نے شوق سے لکھوایا تھا قریب اختتام تحریر ہذا کے خیال آیا کہ اگر اس کو بھی آخر میں لگا دیا جاوے تو اہل دل اسکو ذوق و شوق سے پڑھ کر لذت معانی تسبیح و تحمید و تکبیر سے متلذذ ہوں گے اس لئے اس کو بھی اضافہ کرتا ہوں، اب یہ رسالہ تینوں زبانوں یعنی عربی و فارسی و اردو میں تسبیح و تحمید و تکبیر کا جامع ہو گیا وھو ہذا۔

---

[1] ہندوستان کا آخری مسلمان بادشاہ اور اس کے مضمون سے اندازہ کیا جائے کہ مسلمان بادشاہ اور احکام اس صدی تک کسقدر خدا ترس گزرے ہیں اور سب کو اس سے سبق لینا چاہیے۔

خمسہ اُردو ظفر بر قصیدۂ فارسیہ حکیم سنائیؒ رحمہما اللہ تعالیٰ

بیٹے دنیا یونہی بک بک کے عبث جان کھپائی
نہ دیا منزلِ عقبیٰ کا مجھے رستہ دکھائی
مگر اب جی میں ہے سب چھوڑ کے یہ ہرزہ درائی
ملکا[1] ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدائی   نروم من بجز آن رہ کہ توآن رہ نمائی

نہ پھر دل عہد سے جبتک کہ مرے دم میں رہے دم
رہوں پیمان محبت پہ ترے میں یونہی محکم
طلب وصل ترے دل سے مری ہو نہ کبھی کم
ہمہ[2] درگاہ تو جویم ہمہ درکار تو پویم   ہمہ توحید تو گویم کہ بتوحید سزائی

نہ چپ و راست سے گر ہووے تیری نصرتِ باری
نہ ترا عرش سے تا فرش اگر فیض ہو جاری
نہ کہے کیونکہ خدایا یہ خدائی تجھے ساری
تو[3] خداوند مینی تو خداوند بیاری   تو خداوند زمینی تو خداوند سمائی

نظر آتی ہے جہاں میں جو سفیدی و سیاہی
قلم صنع یہ دے ہے ترے دن رات گواہی
تیری یکتائی مبرا ہے ہر اک شے سے الٰہی

---

[1] اے بادشاہ میں تو تیرا ہی ذکر کروں کیونکہ تو پاک ہے اور خدا ہے میں سوائے اس راہ کے کسی راہ پر نہ جاؤں جو راہ تو ہی دکھائے [2] ہمیشہ تیری درگاہ کی طلب کرتا ہوں ہمیشہ تیرے کام میں دوڑتا ہوں ہمیشہ تیری توحید بیان کرتا ہوں کیونکہ تو توحید ہی کے لائق ہے [3] تو تو داہنے ہاتھ کا بھی خدا بائیں کا بھی خدا ہے تو زمین کا بھی خدا ہے آسمان کا بھی خدا ہے۔

تو زن[1] و جفت نہ جوئی تو نخورد و خفت نخواہی   احدا بے زن و جفتی ملکا کام روائی

نہ پرستش وہ تو محتاج نہ محتاج عبادت
نہ حمایت تجھے درکار کسی کی نہ حمایت
نہ شراکت ہے کسی کی نہ کسی کی ہے قرابت

نہ نیازت بولادت نہ بفرزند تو حاجت[2]   تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی

جسے تو چاہے امیری دے جسے چاہے فقیری
جسے تو چاہے بزرگی دے جسے چاہے حقیری
کرم و عفو سے کیونکر نہ کرے عذر پذیری

تو کریمی تو رحیمی تو سمیعی تو بصیری[3]   تو معزی تو مذلی ملک العرش بجائی

گنہ و جرم پہ بھی کرتا ہے تو رزق رسانی
تیرے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ زانی
کہ تو ستار ہے اور واقف اسرار نہانی

ہمہ[4] را عیب تو پوشی ہمہ را غیب تو دانی   ہمہ را رزق رسانی کہ تو با جود و عطائی

خرد و فہم سے گر دل نے کوئی بات تراشی
کہ ہوا اول و آخر کی حقیقت کا تلاشی
میرے نزدیک سوا اسکے ہے سب سمع خراشی

---

[1] تو بیوی و ساتھی نہیں بناتا ہے نہ کھانا سونا چاہتا ہے اے یکتا ذات تو بغیر بیوی و ساتھی کے ہے اے بادشاہ تو تو سب کام بنانے والا ہے ۔ [2] نہ تجھ کو کسی کے پیدا ہونے کی پرواہ نہ تجھ کو اولاد کی حاجت تو تو بہت بڑی عظمت والا اور سب حاکموں کا حاکم ہے ۔
[3] تو سخی ہے رحیم ہے سننے دیکھنے والا ہے عزت دینے والا ذلت دینے والا بجا طور سے عرش کا بادشاہ ہے [4] سب کے عیب تو ہی چھپاتا ہے اور سب غیب کی باتیں تو ہی جانتا ہے تو ہی سب کو رزق پہنچانے والا ہے کیونکہ تو تو سخاوت و عطا کے ساتھ ہے ۔

نہ بُدست[1] مخلوق تو بودی نہ بود خلق تو باشی — نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کاہی نہ فزائی

رہے مصروف ثنا میں تیری ہر چند خلائق
نہ ہوا پر وہ ثنا ہو جو ثنا ہے ترے لائق
کہ وہ فوق اور ہے جس فوق سے ہے سب پہ تو فائق

نہ سپہری[2] نہ کواکب نہ بروجی نہ دقائق — نہ مقامی نہ منازل نہ نشینی نہ بپائی

رہ توصیف تری رکھتی نہایت ہے درازی
نہ لگے ہاتھ یہ کوچہ تری ہے بندہ نوازی
نہ چلی منہ حقیقت میں تری نکتہ طرازی

بری[3] از چون و چرائی بری از عجز و نیازی — بری از صورت و رنگی بری از عیب و خطائی

نہ تجھے دوست کی حاجت ہے نہ اندیشۂ دشمن
نہ تجھے کام ہے عشرت سے نہ شیوہ ترا شیون
نہ تجھے چاہیئے ماوا نہ تجھے چاہیئے مسکن

بری[4] از خوردن و خفتن بری از تہمت مردن — بری از بیم و امیدی بری از رنج و بلائی

نہ رہا عالم طفلی و جوانی ہوئی پیری
غم دنیا کی ہوس میں مجھے ہے گی یہ اسیری
نہ روا رکھ مرے حق میں تو یہ خواری و حقیری

---

[1] مخلوق نہ تھی اور تو تھا مخلوق نہ ہوگی اور تو ہوگا نہ تو اٹھتا ہے نہ بیٹھتا ہے نہ کم ہوتا ہے نہ زیادہ ہوتا ہے۔ [2] نہ تو سورج ہے نہ ستارے نہ برج نہ ان کی باریکیاں نہ کوئی مقام نہ منزلیں نہ بیٹھا ہے نہ کھڑا۔

[3] تو بری ہے کیسے ہے اور کیوں ہے سے بری ہے عاجز ہونے اور نیازمندی سے بری ہے تو صورت و رنگ سے اور بری ہے تو ہر عیب و خطا سے [4] تو کھانے اور سونے سے پاک ہے مرنے کی تہمت سے پاک خوف و امید سے پاک اور رنج و مصیبت سے پاک ہے۔

تو[1] علیمی تو حکیمی تو خبیری تو بصیری ‌ ‌ تو نمایندهٔ فضلی تو سزاوار خدائی

تیرے اوصاف بیاں کرنے کی باندھے ہے تو دھن جی
دم تقریر ہے گونگی دم تحریر ہے لنجی
مری گو نوک زباں گنج معانی کی ہے کنجی

نتوان[2] وصف تو گفتن کہ تو در وصف نگنجی ‌ ‌ نتوان شرح تو کردن کہ تو در شرح نیائی

نہ بصر کو ہے یہ قدرت کہ تری دیکھے تجلی
نہ خرد کو ہے یہ طاقت کہ تجھے پائے ذرا بھی
متحیر ہوں میں اس میں کہ صفت کیا کروں تیری

احد[3] لیس کمثلہ صمد لیس کفضلہ ‌ ‌ لمن الملک[4] تو گوئی کہ سزاوار خدائی

ظفر اس وقت میں خاموش ہو کیا غنچہ کی مانند
کہ یہ اشعار مناجات کے یاد آئے اسے چند
کرے توصیف میں کس طرح تری اپنی زباں بند

لب[5] و دندانِ سنائی ہمہ توحید تو گوید ‌ ‌ مگر از آتشِ دوزخ بودش زود رہائی

---

[1] تو بہت جاننے والا ہے بہت حکمت والا بہت خبر والا بہت نظر والا فضل کو ظاہر کرنے والا ہے اور تو ہی خدائی کا حق دار ہے [2] تیری تو تعریف کی ہی نہیں جا سکتی کیونکہ تو بیان میں سما ہی نہیں سکتا تیرا اظہار ہی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ تو اظہار میں آ ہی نہیں سکتا [3] از لفظ احد تا لمن الملک مقول است و فعل گوئی را یعنے تو گوئی کہ کسے مثل من نیست (۱۲ منہ قدس سرہ) [4] تو تو خود کہتا ہے کہ میں یکتا ہوں کوئی میرے جیسا نہیں ہے ۔ میں نا محتاج سب میرے محتاج ہیں میرے فضل جیسا کوئی فضل نہیں کس کا ہے ملک ؟ کیونکہ تو ہی خدائی کا حق دار ہے [5] سنائی کے لب اور منہ تیری ہی توحید بیان کرتے ہیں شاید دوزخ کی آگ سے اسے جلد چھٹکارا ہو جائے۔

ضمیمہ آثار تبیانی

ملقب بہٖ

اسرار اسمائے ربانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ چند خاصیتیں اسماء الٰہیہ کی حسب وعدہ خطبہ آثار تبیانی کے مذکور ہوتی ہیں
معانی ان اسماء کے مع بعض نکات متعلقہ ان کے اور یہ کہ بندہ کو ان اسماء سے کیا حصہ لینا چاہئے جس سے تخلق باخلاق
اللہ کی دولت نصیب ہو جاوے رسالہ اوراد رحمانی میں بیان کر چکا ہوں یہاں صرف بعضے خواص مذکور ہیں اَللّٰہُ خاصیت
جو شخص ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو کمال الیقین نصیب فرمادیں اور جو شخص جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ پاک صاف
ہو کر خلوت میں دو سو بار پڑھے اس کا مطلب آسان ہو خواہ کیسا ہی مشکل ہو اور جس مریض کے علاج سے اطبا عاجز آگئے
ہوں اس پر پڑھا جاوے تو اچھا ہو جاوے بشرطیکہ موت کا وقت نہ آگیا ہو اَلرَّحْمٰنُ خاصیت ہر نماز کے بعد سو
بار پڑھنے سے قلب کی غفلت اور نسیان دفع ہو اور بکثرت اس کا ذکر کرنے والا امر مکروہ سے محفوظ رہے اور اگر اس کو مشک و
زعفران سے لکھ کر کسی محفوظ جگہ بدخلق آدمی کے گھر میں دفن کر دیا جائے تو اس میں حیا اور نرم جسم اور مسکنت پیدا ہو
اَلرَّحِیْمُ خاصیت جو شخص روزانہ سو بار پڑھے اس کے قلب میں رقت اور شفقت پیدا ہو اور جس کسی کو امر
ناگوار کا اندیشہ ہو اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کی کثرت کرے یا لکھ کر باندھے اور اگر اس کو لکھ کر پانی سے دھو کر وہ
پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیں اس کے پھل میں برکت ہو اور اگر کسی کو گھول کر پلاوے اس کے دل میں کاتب
کی محبت پیدا ہو۔ اسی طرح اگر طالب و مطلوب کا نام مع والدہ کے لکھے اس کی محبت میں سرگرداں ہو بشرطیکہ جائز
محبت ہو اَلْمَلِکُ خاصیت جو شخص زوال کے وقت ایک سو بیس بار پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کو صفائی قلب
اور غنا عطا فرمائیں خواہ غنا ظاہری ہو یا غناء باطنی اَلْقُدُّوْسُ خاصیت بعد نماز جمعہ کے ۸۵ بار سُبُّوْحٌ
قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ کہہ کر پھر اس کو ایک روٹی پر لکھ کر جو شخص کھاوے تمام آفات سے محفوظ
رہے اور توفیق عبادت ہو۔ اَلسَّلَامُ خاصیت اگر مریض کے پاس اسکے سرہانے بیٹھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر
اس کو ۱۲۶ بار بلند آواز سے کہ مریض بھی سن لے پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کو شفا ہو۔ اَلْمُؤْمِنُ خاصیت جو
بکثرت اس کا ذکر کرے اس کو امن اور قوت ایمان ہو اور اگر خوفزدہ ہو اس کو ۶۳۰ بار کہے اپنی جان و مال میں مامون ہو
اَلْمُهَيْمِنُ خاصیت غسل کر کے دو رکعت نفل پڑھ کر سو بار خلوت میں بحضور قلب پڑھیں تو عالی ہمتی پیدا ہو

اَلْعَزِیْزُ خاصیت چالیس روز تک ہر روز اکتالیس بار پڑھیں غنا ظاہری یا باطنی اور عزت نصیب ہو اور کسی مخلوق
کا محتاج نہ ہو۔ اَلْجَبَّارُ خاصیت صبح و شام ۲۱۶ بار پڑھے تو ظالموں کے شر سے محفوظ رہے اَلْمُتَکَبِّرُ خاصیت
بکثرت ذکر کرنے سے بزرگی اور برکت ہو اور شب زفاف میں بی بی کے پاس جاکر قبل مباشرت دس بار ذکر کرے تو اولاد
نرینہ نیک بخت ہو۔ اَلْخَالِقُ خاصیت سات روز تک متواتر روزانہ سو بار پڑھے تو تمام آفات سے سالم رہے اَلْبَارِئُ
اَلْمُصَوِّرُ خاصیت بکثرت ذکر کرنے سے صنائع عجیبہ کا ایجاد آسان ہو اور اگر بانجھ عورت سات روز تک روزہ رکھے اور
پانی سے افطار کرے اور بعد افطار کے ۲۱ بار پڑھے انشاء اللہ حمل قرار پاوے اور اولاد ہو۔ اَلْغَفَّارُ خاصیت بعد نماز
جمعہ سو بار پڑھے تو آثار مغفرت پیدا ہوں یعنی ہر تنگی دفع ہو بے گمان رزق ملے۔ اَلْقَهَّارُ خاصیت بکثرت ذکر کرنے سے
دنیا کی محبت اور ما سوی اللہ کی عظمت دل سے جاتی رہے اور دشمنوں پر غلبہ ہو اور اگر چینی کے برتن پر لکھ کر ایسے شخص کو
پلایا جاوے جو بوجہ سحر کے عورت پر قادر نہ ہو سحر دفع ہو۔ اَلْوَهَّابُ خاصیت بکثرت ذکر کرنے سے غنا اور قبولیت
اور ہیبت و بزرگی پیدا ہو اگر چاشت کے نفلوں کے آخری سجدہ کو میں اسکو چودہ بار کہے یہ مقاصد اس کو حاصل ہوں اَلرَّزَّاقُ
خاصیت قبل نماز فجر گھر کے سب گوشوں میں دس دس بار کہے اور جو گوشہ سمت قبلہ کے داہنی طرف ہو اس سے شروع کرے
تو وسعت رزق حاصل ہو اَلْفَتَّاحُ خاصیت بعد نماز فجر سینہ پر ہاتھ رکھ کر ۷۰ بار پڑھے تمام امور میں آسانی ہو اور قلب میں
طہارت و نورانیت ہو اور رزق میں آسانی ہو۔ اَلْعَلِیْمُ خاصیت اسکی کثرت و مداومت سے حقائق و معارف منکشف ہوتے ہیں اور
حافظہ قوی ہوتا ہے اَلْقَابِضُ خاصیت چالیس روز روٹی کے لقمہ پر اس کو لکھ کر کھاوے تو بھوک سے تکلیف نہ ہو اَلْبَاسِطُ
خاصیت۔ نماز چاشت کے بعد دس بار پڑھنے سے رزق میں فراخی ہو۔ اَلْخَافِضُ خاصیت پانچسو بار پڑھنے سے
حاجت پوری ہو اَلرَّافِعُ خاصیت ستر بار پڑھنے سے ظالموں سے امن میں ہو۔ اَلْمُعِزُّ خاصیت شب دوشنبہ و
شب جمعہ کو بعد مغرب چالیس بار پڑھنے سے اسکی ہیبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔ اَلْمُذِلُّ خاصیت ۷۵ بار پڑھ
کر سر بسجود ہو کر دعا کرے تو حاسد کے حسد سے محفوظ رہے اور جس کا حق دوسرے کے ذمہ آتا ہو اور وہ اس میں ٹال مٹول کرتا ہو
اس کو بکثرت پڑھنے سے وہ اس کا حق ادا کرے اَلسَّمِیْعُ خاصیت جمعرات کے روز نماز چاشت پانسو مرتبہ پڑھ کر جو دعا
کرے قبول ہو اَلْبَصِیْرُ خاصیت بعد نماز جمعہ کے سو مرتبہ پڑھنے سے بصیرت میں صفائی اور نیک اعمال کی توفیق ہو اَلْحَکَمُ
خاصیت نصف شب کے وقت باوضو حضور قلب سے ذرا دیر تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے قلب کو محل اسرار فرما دیں اَلْعَدْلُ
خاصیت شب جمعہ روٹی کے بیس ٹکڑوں پر اس کو لکھ کر کھانے سے قلوب مخلوق کے مسخر ہو جاویں اَللَّطِیْفُ خاصیت
۱۳۳ بار پڑھنے سے رزق میں وسعت ہو تمام کام لطف سے پورے ہوں اَلْخَبِیْرُ خاصیت سات روز تک بکثرت پڑھنے
سے اخبار مخفیہ معلوم ہونے لگیں اور جو کسی موذی کے پنجہ میں گرفتار ہو اس کو بکثرت پڑھنے سے حالت درست ہو جاوے
اَلْحَلِیْمُ خاصیت اگر رئیس آدمی اس کو بکثرت پڑھے اسکی سرداری خوب جمے اور راحت سے رہے اور اگر کاغذ پر لکھ

کر پانی سے دھوکر اپنے پیشہ کے آلات واوزار پر ملے تو اس پیشہ میں برکت ہو اگر کشتی ہو غرق سے
محفوظ رہے اگر جانور ہو ہر آفت سے مامون رہے۔ اَلْعَظِیْمُ خاصیت بکثرت ذکر کرنے سے عزت اور
ہر مرض سے شفا ہو اَلْغَفُوْرُ خاصیت بخار والے کو تین بار لکھ کر باندھ دیا جاوے بخار جاتا رہے اَلشَّکُوْرُ خاصیت
جس کو ضیق النفس یا تکان یا گرانی اعضا ہو اسکو لکھ کر بدن پر پھیرے اور پیوے تو نفع ہو اور اگر ضعیف البصر اپنی
آنکھ پر پھیرے نگاہ میں ترقی ہو اَلْعَلِیُّ خاصیت اگر لکھ کر بچے کے باندھ دیا جاوے جلدی جوان ہو اگر مسافر
اپنے پاس رکھے تو جلدی اپنے عزیزوں سے آملے اگر محتاج ہو تو غنی ہو جاوے اَلْکَبِیْرُ خاصیت بکثرت
ذکر کرنے سے باب علم و معرفت کشادہ ہو اور اگر کھانے کی چیز پر پڑھ کر زوجین کو کھلایا جاوے تو باہم الفت
ہو اَلْحَفِیْظُ خاصیت اس کا ذکر کرنے والا یا لکھ کر پاس رکھنے والا ہر خوف سے محفوظ رہے اگر درندوں کے
درمیان سو رہے تو ضرر نہ پہنچے اَلْمُقِیْتُ خاصیت اگر روزہ دار اسکو مٹی پر لکھ کر یا اسکو تر کر کے سونگھے تو
قوت اور غذائیت حاصل ہو اور اگر مسافر کوزہ پر سات بار پڑھ کر پھر اس سے پانی پیا کرے وحشت سفر سے مامون رہے
اَلْحَسِیْبُ خاصیت اگر کسی سے تشدد حساب کا اندیشہ ہو یا کسی بھائی برادری سے کسی معاملہ میں خوف ہو تو سات
روز تک متصل طلوع آفتاب بعد غروب اس کو بیس مرتبہ پڑھا کرے اَلْجَلِیْلُ خاصیت اسکو بکثرت ذکر کرنے سے
یا مشک و زعفران سے لکھ کر پاس رکھنے سے قدر و منزلت زیادہ ہو اَلْکَرِیْمُ خاصیت سوتے وقت بکثرت پڑھا کرے
تو لوگوں کے قلب میں اسکا اکرام واقع ہو اَلرَّقِیْبُ خاصیت اسکے ذکر کرنے سے مال و عیال محفوظ رہے اور جس کی کوئی
چیز گم ہو جاوے اسکو بہت پڑھے تو انشاء اللہ تعالےٰ مل جاوے اور اگر اسقاط حمل کا اندیشہ ہو تو اسکو سات مرتبہ پڑھے تو ساقط نہ ہو
اور سفر کے وقت جس بال بچہ کی طرف سے فکر ہو اسکی گردن پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ پڑھے تو وہ مامون رہے اَلْمُجِیْبُ خاصیت
دعا کے ساتھ اسکو ذکر کرنا موجب قبولیت دعا ہے اَلْوَاسِعُ خاصیت بکثرت ذکر کرنے سے غناء ظاہری و باطنی حاصل ہو
اور فراخ حوصلگی و بردباری پیدا ہو اَلْحَکِیْمُ خاصیت بکثرت ذکر کرنے سے مصائب دفع ہوں اور دروازہ علم و حکمت
کشادہ ہو اَلْوَدُوْدُ خاصیت اگر کھانے پر ایک ہزار بار پڑھ کر بی بی کے ساتھ کھاوے تو وہ محب اور فرمانبردار ہو جاوے
اَلْمَجِیْدُ خاصیت اگر مبروص ایام بیض میں روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اسکو بکثرت پڑھے انشاء اللہ تعالےٰ
اچھا ہو جاوے اَلْبَاعِثُ خاصیت سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اسکو سو بار پڑھا کرے اسکا قلب علم و حکمت سے منور ہو اَلشَّہِیْدُ
خاصیت اگر نافرمان اولاد یا بی بی کی پیشانی پکڑ کر اسکو پڑھے یا ہزار بار پڑھ کر دم کرے وہ فرمانبردار ہو جاویں اَلْحَقُّ خاصیت ایک
مربع کاغذ کے چاروں گوشوں میں لکھ کر اسکو ہتھیلی پر رکھ کر آخر شب میں آسمان کی طرف بلند کرے تو مہمات کو کفایت ہو اَلْوَکِیْلُ خاصیت
ہر حاجت کیلئے اسکی کثرت مفید ہے اَلْقَوِیُّ خاصیت اگر کم ہمت پڑھے باہمت ہو جاوے اگر کمزور پڑھے زور آور ہو اگر مظلوم
اپنے ظالم کے مغلوب کرنے کو پڑھے وہ مغلوب ہو جاوے اَلْمَتِیْنُ خاصیت مثل خواص القوی کے ہے اور اگر کسی تاجر مرد یا عورت

پر پڑھا جاوے تو نحوست سے باز آوے اَلْوَلِیُّ خاصیت جو بکثرت اس کو پڑھے محبوب ہو جاوے اور جسکو کوئی مشکل پیش
آوے شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے اَلْحَمِیْدُ خاصیت اسکی کثرت سے اخلاق و افعال و اقوال حمیدہ حاصل ہوں اَلْمُحْصِیُ
خاصیت اگر روٹی کے بیس ٹکڑوں پر بیس بار پڑھے تو خلقت مسخر ہو اَلْمُبْدِئُ خاصیت حاملہ کے بطن پر آخر شب میں پڑھے تو
حمل محفوظ رہے اور ساقط نہ ہو اَلْمُعِیْدُ خاصیت اگر کوئی بات بھول جاوے اور یاد کرنے سے یاد نہ آوے تو اسکو بار بار ذکر
کرے خواہ تنہا یا یَا مُبْدِئُ کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ یاد آوے اَلْمُحْیِیْ خاصیت جسکو کسی مفارقت کا اندیشہ ہو یا قید
کا خوف ہو اس کو بکثرت پڑھے اَلْمُمِیْتُ خاصیت جو عادت اسراف کی ہو گئی ہو یا نفس طاعت پر آمادہ نہ ہوتا ہو تو اس
کی کثرت کرے اَلْحَیُّ خاصیت اسکی کثرت یا لکھ کر پینے سے ہر قسم کے امراض سے نجات ہو اَلْقَیُّوْمُ خاصیت اسکی کثرت سے
نیند آتی ہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کو فجر سے طلوع تک پڑھنے سے مستعدی اور آمادگی طاعات میں حاصل ہو اَلْوَاجِدُ خاصیت
لقمہ پر پڑھ کر کھاوے تو تقویت قلب حاصل ہو اَلْمَاجِدُ خاصیت جو دائماً پڑھے قلب منور ہو اَلْوَاحِدُ خاصیت
اگر ہزار بار پڑھے تعلق مخلوق کا اسکے قلب سے زائل ہو جاوے اَلصَّمَدُ خاصیت اگر شب میں ایک سو پچیس بار پڑھے
تو آثار صدق و صدیقیت کے ظاہر ہوں اور جبتک اس کا ذکر کرتا رہے بھوک کا اثر نہ ہو اَلْقَادِرُ خاصیت دو رکعت پڑھ کر
اس کو سو بار پڑھے تو قوت حاصل ہو اور اگر وضو کرتے ہوئے اس کی کثرت کرے تو دشمنوں پر غالب ہو اَلْمُقْتَدِرُ خاصیت
جب سو کر اٹھے اسکی کثرت کرے تو جو اس کی مراد ہو اسکی تدبیر اللہ تعالیٰ آسان کر دیں اَلْمُقَدِّمُ خاصیت حرب میں جا
کر پڑھے تو قوت اور نجات ہو اَلْمُؤَخِّرُ خاصیت کثرت سے پڑھے تو بُرے کاموں سے توبہ نصیب ہو اَلْاَوَّلُ خاصیت اگر
مسافر ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے تو جلدی اپنے لوگوں سے آملے اَلْاٰخِرُ خاصیت اگر ہر روز ہزار بار پڑھے تو ما سوی اللہ
دل سے نکل جاوے اَلظَّاهِرُ خاصیت اشراق کے وقت بکثرت پڑھے تو قلب میں نورانیت ظاہر ہو اَلْبَاطِنُ
خاصیت ہر روز تین بار ایک گھنٹہ تک اسکو پڑھے تو کیفیت انس کی حاصل ہو اَلْوَالِیُّ خاصیت اسکی کثرت کڑک
بجلی سے محفوظ رکھتی ہے اَلْمُتَعَالِیُ خاصیت اسکے ذکر سے رفعت اور درستی حاصل ہو اَلْبَرُّ خاصیت اگر سات مرتبہ پڑھ
کر بچہ پر دم کیا کرے تو نیک بخت اٹھے اَلتَّوَّابُ خاصیت بعد نماز چاشت ۳۶۰ بار پڑھے تو توبہ کی توفیق
حاصل ہو اور اگر ظالم پر دس بار پڑھے تو اس سے خلاصی ہو اَلْمُنْتَقِمُ خاصیت جو شخص اپنے ظالم دشمن سے انتقام نہ
لے سکتا ہو تو اسکی کثرت کرے اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے لیں اَلْعَفُوُّ خاصیت بکثرت ذکر کرے تو گناہوں سے
معافی اور رضاء الٰہی حاصل ہو اَلرَّءُوْفُ خاصیت اپنے غصہ کے وقت یا دوسرے شخص کے غصہ کے وقت دس بار اسکو پڑھے اور
دس بار درود شریف تو غصہ کو سکون ہو جاوے مَالِكُ الْمُلْكِ خاصیت اس پر مداومت کرے تو مال و تونگری حاصل ہو ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ خاصیت اسکے ذکر کرنے سے عزت اور بزرگی حاصل ہو اَلْمُقْسِطُ خاصیت اسکی مداومت سے عبادت میں وسوسہ نہ
آوے اَلْجَامِعُ خاصیت اس کی مداومت سے اپنے مقاصد اور احباب سے مجتمع رہے اور جسکی کوئی چیز گم ہو جاوے اس کو پڑھے تو مل جاوے

اَلْمُغْنِیُ خاصیت ہزار بار پڑھے تو تونگری حاصل ہو اور شغول جماع کے وقت خیال سے پڑھے تو بیوی اس سے محبت کرنے لگے اَلْمُعْطِیْ خاصیت مراد کے حاصل ہونے کیلئے مفید ہے اَلْمَانِعُ خاصیت جو اپنی مراد تک نہ پہنچ سکے اسکو صبح و شام پڑھا کرے مراد حاصل ہو اَلضَّارُّ خاصیت شب جمعہ میں سو بار پڑھے ضرر سے محفوظ رہے اَلنَّافِعُ خاصیت جس چیز سے نفع حاصل کرنا ہو اسکو دل سے پڑھے اَلنُّوْرُ خاصیت اسکے ذکر سے نور قلب حاصل ہو اَلْھَادِیْ خاصیت اسکے ذکر سے یا لکھ کر پاس رکھنے سے بصیرت اور فہم صحیح پیدا ہو اہل حکومت کے لئے بھی مناسب ہے اَلْبَدِیْعُ خاصیت اسکو ہزار بار پڑھے تو حاجت پوری ہو اور ضرر دفع ہو اَلْبَاقِیْ خاصیت ہزار بار پڑھے تو ضرر و غم سے خلاصی ہو اَلْوَارِثُ خاصیت درمیان مغرب و عشا کے ہزار بار پڑھے تو حیرت دفع ہو اَلرَّشِیْدُ خاصیت بعد نماز عشا کے سو بار پڑھے تو عمل قبول ہو اَلصَّبُوْرُ خاصیت آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سو بار پڑھا کرے تو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

اور کتابوں میں اور بھی بے شمار خواص مذکور ہیں مگر اخلاص و اعتقاد کے ساتھ اس قدر بھی کافی ہیں

فائدہ تامّہ عامّہ

احقر کو اعلیٰ حضرت مرشدی سیدی حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ کوئی حاجت مند تعویذ وغیرہ لینے آوے تو انکار مت کیا کرو جو خیال میں آیا کرے لکھ دیا کرو چنانچہ احقر کا معمول ہے کہ اس حاجت کے مناسب کوئی آیۂ قرآنی یا کوئی اسم الٰہی سوچ کر لکھ دیتا ہے اور بفضلہ تعالیٰ اس میں برکت ہوتی ہے چنانچہ ایک بی بی کی مانگ باوجود کوشش بار بار کے سیدھی نہ نکلتی تھی احقر نے کہا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پڑھ کر مانگ نکالو چنانچہ اس کا پڑھنا تھا کہ مانگ بے تکلف سیدھی نکل آئی۔ احقر نے یہ حکایت اس لئے عرض کی ہے کہ اور کوئی طالب بھی اس معمول کو اختیار کرے تو امید نفع اور برکت ہے۔

اشرف علی
۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۰ھ

ضمیمہ تراجم احزاب

ترجمہ حزب اول

(۱) اور کافروں نے کہا کہ اللہ نے اولاد بنالی وہ ذات تو بالکل پاک ہے
(۲) بیشک اللہ تعالےٰ سب سے برتر سب سے بڑے ہیں (۳) وہ بالکل پاک ہیں
اس سے کہ ان کے اولاد ہو (۴) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جنہوں نے سب
آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور اندھیروں اور روشنی کو بنایا (۵) تو قطع کر
دیا گیا آخری نشان اس قوم کا جس نے ظلم کیا اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں
جو سب جہانوں کا رب ہے (۶) اور گھڑ لئے اللہ کے واسطے بیٹے اور بیٹیاں بغیر
علم کے۔ پاک ہے وہ ذات اور بہت بالا ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے
ہیں (۷) اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں بالکل پاک ہے وہ ذات ان کے شرکوں
سے (۸) کون رضوان اللہ اکبر فرع کون اللہ اکبر فیدل علی التکبر ہذا الاعتبار ۱۲ منہ
قدس سرہٗ۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی رضا کا بہت بڑا ہونا اللہ تعالےٰ کے بڑے ہونے سے
ہے۔ اس لئے یہ آیت اس اعتبار سے کبریائی بتاتی ہے۔ آیت کا ترجمہ اور اللہ
تعالےٰ کی طرف سے رضا مندی سب سے بڑی چیز ہے (۹) بالکل پاک ہے
وہ ذات اور بہت بالا ہے ان کے شرکوں سے (۱۰) اور کافروں نے کہا کہ اللہ
نے اولاد اختیار کر لی ہے۔ بالکل پاک ہے وہ ذات
وہ تو بہت بے نیاز ہے (۱۱) اللہ کا حکم آپہنچا ہے تم تم جلد بازی نہ کرو۔ بالکل
پاک ہے وہ ذات اور بہت بالا ہے ان کے شرکوں سے (۱۲) اور اللہ کے لئے
تو بیٹیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ بالکل پاک ہے اور اپنے لئے وہ جو وہ چاہتے ہیں
یعنی بیٹے (۱۳) کیا یہ سب برابر ہیں سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں بلکہ ان
میں کے اکثر جانتے نہیں (۱۴) پاک ہے وہ ذات جو لے گئی رات میں اپنے خاص

بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصی (بیت المقدس) تک (۱۵) بالکل پاک ہیں وہ ان باتوں سے جو یہ لوگ کہتے ہیں بلند ہیں بڑی بلندی کے ساتھ (۱۶) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے خاص بندے پر خاص کتاب نازل فرمائی کہ جس میں کجی نہیں رکھی (۱۷) نہیں ہو سکتا اللہ کے لئے کہ وہ اولاد اختیار کرے وہ تو بالکل پاک ہے (۱۸) بالکل پاک ہے اللہ عرش کا رب ان سب باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں (۱۹) اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے اولاد اختیار کر لی ہے وہ تو بالکل پاک ہے بلکہ (وہ فرشتے جن کو یہ اولاد کہہ رہے ہیں) اس کے عزت والے بندے ہیں (۲۰) اور اسی کے لئے ہیں سب تعریفیں پہلے جہان میں اور بعد کے جہان میں اور اسی کا ہے حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے (۲۱) اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑا ہے :توجیہہ مثل مامر فی المنہیۃ المتعلقۃ بقولہ تعالے ورضوان من اللہ اکبر ۱۲ منہ قدس سرہ یعنی اس کی وجہ بھی وہی ہے جو ورضوان من اللہ اکبر کے حاشیہ میں گذر چکی (۲۲) اور اللہ کے لئے ہی ہیں سب تعریفیں سب آسمانوں اور زمینوں میں اور شام کے وقت (۲۳) کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان میں سے کوئی بات بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تو بالکل پاک ہے اور بہت بالا ہے ان کے شرکوں سے (۲۴) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہی ہیں جس کی وہ سب چیزیں ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمینوں میں ہیں اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں آخرت میں اور وہی حکمت والا اور خبر رکھنے والا ہے (۲۵) اور وہی سب سے برتر سب سے بڑا ہے (۲۶) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے فرشتوں کو پروں والا رسول بنانے والا ہے دو دو تین تین چار چار (۲۷) بالکل پاک ہے وہ ذات جس نے سب کو جوڑ جوڑ پیدا کیا زمین سے اُگنے والی چیزوں میں سے اور اُن کی ذاتوں سے اور ان چیزوں سے جن کو وہ جانتے بھی نہیں (۲۸) تو بالکل پاک ہے وہ ذات جس کے قبضہ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے

(۲۹) وہ ذات بالکل پاک ہے اِن باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں (۳۰) بالکل پاک ہے آپ کا رب عزت کا رب ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو سب رسولوں پر اور سب تعریفیں ہیں اللہ رب العالمین کے لیئے (۳۱) بالکل پاک ہے وہ ذات وہی یکتا ہے قہر و غلبہ والا ہے (۳۲) اور لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اسکی قدر کا حق ہے اور زمین کل کی کل قیامت میں اسی کے قبضہ میں ہے اور سارے آسمان اسی کی قدرت میں لپیٹے ہوئے ہیں بالکل پاک ہے وہ ذات اور بہت بالا ہے ان کے شرکوں سے (۳۳) تو سب حکم اللہ تعالٰے کے لیئے ہی ہیں جو سب سے برتر سب سے بڑے ہیں (۳۴) وہ زندہ ہیں ان کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو تم اسی کو پکارا کرو دین کو خالص اسی کے لیئے کر کے سب تعریفیں اللہ تعالٰے کے لیئے ہی ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے (۳۵) بالکل پاک ہے آسمانوں اور زمینوں کا رب عرش کا رب ان سب باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں (۳۶) تو اللہ کے لیئے ہی ہیں سب تعریفیں جو آسمانوں کا رب ہے اور زمینوں کا رب ہے سارے جہانوں کا رب ہے اسی کے لیئے ہے بڑائی سب آسمانوں اور زمینوں میں وہی غلبہ والا حکمت والا ہے (۳۷) بالکل پاک ہے اللہ ان کے شرکوں سے ۔

ترجمہ حزب دوم

(۱) عیسے علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ تو بالکل پاک ہیں مجھے کیا ہو سکتا ہے کہ میں ایسی بات کہہ دوں جس کا مجھ کو کوئی حق نہیں (۲) جب عزیر علیہ السلام کو ہوش آیا۔ عرض کیا آپ تو بالکل پاک ہیں میں آپ کی طرف توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (اپنی امت میں کا) (۳) تمام تعریفیں اللہ کے لیئے ہیں جس نے مجھ کو بڑھاپے پر اسمٰعیل و اسحٰق عطا فرمائے ۔ بیشک میرا رب ضرور دعا قبول کر لینے والا ہے (۴) یونس علیہ السلام نے تاریکیوں میں ندا دی کہ

آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں (۵) تو جب تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں کشتی پر قرار پالیں تو کہو سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو ظالم قوم سے نجات دی ہے (۶) اور دونوں نے کہا سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی ہے (۷) تو اگر نہ ہوتی یہ بات کہ یونسؑ تسبیح کرنے والوں میں ہیں تو وہ مچھلی کے پیٹ میں اس دن تک رہتے جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے

ترجمہ حزب سوم

(۱) اور ہم سب تو آپ کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے اور آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں (۲) بیشک جو جو آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے منہ نہیں پھیرتے اس کی تسبیح کرتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں (۳) رعد بھی اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے کرتے ہیں (۴) رات دن تسبیح کرتے ہیں رُکتے نہیں (۵) بولے آپ تو پاک ہیں آپ ہی ہمارے ولی ہیں اور وہ نہیں ہیں (۶) اور ہم میں سے کوئی سا نہیں مگر اس کا مقام معین ہے اور ضرور ہم سب صف بستہ ہیں اور ضرور ہے کہ ہم سب تسبیح کرتے ہیں (۷) اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کو چاروں طرف سے گھیرے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیا حق کا اور کہہ دیا گیا کہ سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہی ہے (۸) جو فرشتے عرش اٹھائے ہیں اور جو عرش کے چاروں طرف ہیں سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں (۹) اگر وہ منہ پھیرتے ہیں تو جو فرشتے آپ کے رب کے ساتھ ہیں وہ دن رات میں اسکی تسبیح کرتے ہیں اور اُکتاتے نہیں (۱۰) قریب ہے کہ سب آسمان ان کے اُوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے تو اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں۔

ترجمہ حزب چہارم

(۱) اور سب نے کہا تعریف اس خدا کی جس نے ہم کو اس کام کی ہدایت دی اور ہم ہدایت ہی نہ پا سکتے اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا (۲) اور جنت میں فرشتوں کا کہنا یہ ہے اے اللہ آپ پاک ہیں اور ان کا سلام کرنا یہ ہے سلام اور ان کی آخری بات یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے (۳) اس دن کو یاد کرو جب وہ تم سب کو بلائے گا اور تم سب مان کر آؤ گے اس کی حمد کے ساتھ اور تم گمان یہ کرتے ہو گے کہ تم بہت تھوڑی ہی دیر دنیا میں رہے ہو (۴) اور جنتی کہیں گے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے فکر کو دور کر دیا بیشک ہمارا رب بہت بخشنے والا بڑا قدردان ہے (۵) اور جنتی کہینگے سب حمد اللہ کے لئے ہی ہے جس نے اپنے وعدہ کو سچا کر دیا اور زمین کا ہم کو وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں رہیں تو کیا اچھا ہے اجر عمل کرنے والوں کا

ترجمہ حزب پنجم

(۱) تسبیح بیان کرتے ہیں اللہ کی ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں اور کوئی چیز بھی نہیں مگر وہ اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتی ہے مگر تم لوگ ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے بیشک وہ بہت بردباری والے بہت بخشنے والے ہیں (۲) اور ہم نے داؤد کے تابع کر دیا پہاڑوں کو وہ تسبیح کرتے ہیں اور پرندے بھی اور ہم کرنے والے ہی ہیں (۳) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے لئے تسبیح کرتے ہیں وہ سب جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں اور پرندے صف باندھے ہر ایک نے جان لیا ہے اپنی نماز کو اور اپنی تسبیح کو اور اللہ جانتے ہیں اس کو جو وہ لوگ کرتے ہیں (۴) ان لوگوں نے کہا کہ آپ بالکل پاک ہیں ہمارے لئے یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کے سوا کوئی دوست بنالیں (۵) ہم نے داؤد کے تابع کر دیا پہاڑوں کو تسبیح کرتے ہیں شام کو اور صبح کو اور پرندوں کو جو

جمع کیے ہوئے ہیں سب کے سب اللہ کی طرف ہی بہت رجوع رکھنے والے ہیں (۶)
اللہ کی ہی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں میں ہیں اور زمین میں اور وہی غالب اور حکمت
والا ہے (۷) اللہ کی ہی تسبیح بیان کی ہے اس نے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں
ہے وہی غلبہ والا اور حکمت والا ہے (۸) انہی کی تسبیح کرتے ہیں جو جو آسمانوں اور
زمین میں ہیں وہی غالب اور حکمت والے ہیں (۹) اللہ کی تسبیح کرتی ہیں سب مخلوقات
جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں جو کہ بادشاہ ہیں ہر عیب سے پاک ہیں غلبہ والے
ہیں حکمت والے ہیں (۱۰) تسبیح کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی وہ سب مخلوقات جو آسمانوں میں
ہیں اور جو زمین میں ہیں انہی کا ہے ملک اور انہی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر
چیز پر قدرت والے ہیں۔

ترجمہ حزب ششم

(۱) آپ بالکل پاک ہیں تو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا دیجئے (۲) توبہ کرنیوالے
عبادت گذار شکر کرنے والے روزے رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے
نیکیوں کا حکم اور بدیوں کی ممانعت کرنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے
والے ہیں اور آپ مومنوں کو بشارت دیجئے (۳) یہ لوگ کہتے رہتے ہیں بالکل پاک ہے
ہمارا رب بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا کیا ہوا ہے (۴) ان گھروں میں کہ اللہ تعالیٰ
نے اجازت دی ہے کہ ان کو بلند کیا جائے اور ان میں ان کا نام ذکر کیا جائے ان
گھروں میں اللہ کی ہی پاکی بیان کرتے ہیں صبح و شام (۵) ہماری آیتوں پر وہی لوگ
ایمان لاتے ہیں کہ جب ان سے نصیحت کئے جاتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے گر پڑتے ہیں
اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ اس سے منہ نہیں پھیرتے
(۶) سب نے کہا پاک ہے ہمارا رب بیشک ہم ہی ظالم ہیں۔

ترجمہ حزب ہفتم

(۱) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے ہیں جو سب جہانوں کے رب ہیں (۲) اور تاکہ

تم اللہ کی بڑائی بیان کرو ان کے تم کو ہدایت دینے پر (۳) اور اپنے رب کا ذکر کثرت سے کرو اور تسبیح بیان کرو شام کو صبح کو (۴) آپ کہہ دیجئے کون چیز بڑی ہے گواہی کے لئے ؟ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالےٰ ہی گواہ ہیں میرے تمہارے درمیان (۵) اور اللہ تعالےٰ بالکل پاک ہیں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (۶) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں ہو جائیے (۷) آپ کہہ دیجئے پاک ہے میرا رب نہیں ہوں میں مگر ایک بشر رسول (۸) اور کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے نہ کوئی اولاد اختیار کی نہ اس کے لئے کوئی شریک ہے ملک میں اور نہیں اس کے لئے کوئی مددگار کمزوری کی وجہ سے اور بڑائی بیان کیجئے اس کی خوب بڑائی (۹) تو آپ صبر کیجئے اس پر جو لوگ کہتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب سے پہلے اور رات کے اوقات میں تسبیح کیجئے اور دن کے اول و آخر میں تاکہ آپ خوش ہوں (۱۰) بالکل پاک ہیں آپ یہ تو بڑی تہمت ہے (۱۱) اور بھروسہ کیجئے اس زندہ ذات پر جس کو موت نہ آئے گی اور اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے (۱۲) آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور سلام اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے چن لیا ہے (۱۳) اور آپ کہئے کہ سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے وہ عنقریب تم کو اپنی آیات دکھا دیں گے پھر تم ان کو پہچان لو گے (۱۴) آپ کہئے کہ سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے بلکہ ان کے اکثر لوگ عقل نہیں رکھتے بس پاک ہے اللہ جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت صبح کرتے ہو۔(۱۶) آپ کہئے کہ سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے بلکہ ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے (۱۷) اور اللہ کی تسبیح کہا کرو صبح کو اور شام کو (۱۸) اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو شام میں اور صبح میں (۱۹) اور تم کہو پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس کو تابعدار کر دیا اور ہم تو اس کو تابعدار نہیں بنا سکتے تھے (۲۰) اور اس کی تسبیح کرتے ہو تم صبح و شام (۲۱) اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کرو آفتاب نکلنے سے پہلے اور غروب سے پہلے اور رات میں تسبیح کرو اور سجدہ کرنے کے بعد (۲۲) اور اپنے

رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو جب تم اٹھو اور رات میں تسبیح کرو اور ستاروں کے پیچھے (۲۳) اور اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح کیا کرو (۲۴) کیا میں نے تم کو کہا نہیں تھا کہ کیوں نہیں تم تسبیح کرتے ہو (۲۵) تو اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح کرو (۲۶) اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیا کرو (۲۷) اور رات میں اس کے لئے سجدہ کیا کرو اور اس کی تسبیح کیا کرو لمبی رات تک (۲۸) اپنے بلند مرتبہ رب کے نام کی تسبیح کیا کرو (۲۹) تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کرو اور اس سے بخشش طلب کیا کرو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ تمت